رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

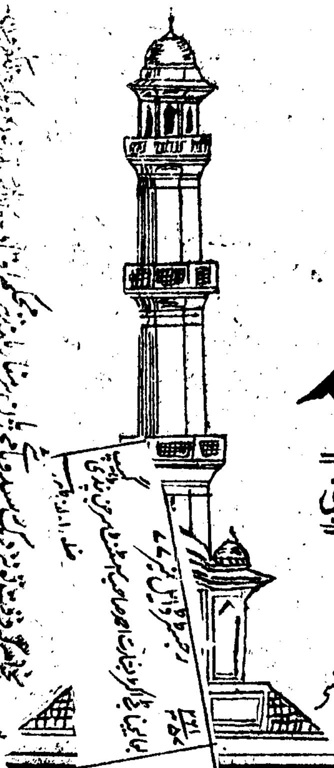

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ

الحکم

دوا بینی شفا بینی عرض دارالامان بینی	چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۳ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عہ

نمبر ۱۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۴ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

(۱) تازہ الہامات و رؤیا۔ ملفوظات میں سے کچھ فاعتبروا یا اولی الابصار ص ۱
(۲) اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ثبوت (اور) اسکے ایک تازہ احسان کا ذکر۔ بیعت کا خطوط۔ ص ۲
(۳) ندوۃ العلماء کا نیا دور اور اس کا جلسہ سالانہ مجربات نور الدین جلد اول ص ۳
(۴) چشمہ مسیحی۔ وطن کی تجاویز کا انجام ص ۴-۵-۶
(۵) حضرت مسیح موعود کی تازہ نظم پیشگوئی زلزلہ ص ۷
(۶) ایک شریف لڑکی کا خط۔ ضروری اطلاع ص ۷
(۷) استفسار اور انکے جواب ص ۸ تا ۱۰
(۸) سلسلت ص ۱۰ تا ۱۲
(۹) ریویو۔ اور۔ انتظام ڈاک اور قادیان مسافروں کو آرام + بٹالہ سے بلٹیاں منگوانے کی شرح۔ اعلان
(۱۰) ... ۱۲

تازہ الہامات و رؤیاء

۱۸۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ آج بروز یکشنبہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین اپنے گہر کے مکان مین بیٹھا ہون۔ اور ایک خربزہ کی شکل پر کوئی پہل میرے ہاتھ مین ہے اسکو چھیل کر کہانا چاہتا ہون اتنے مین مینے محمود احمد کو دیکھا اُس کے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ ہمارے گھر مین داخل ہو گیا پہلے اسجگہ کہڑا ہوا جہان پانی کے گہڑے رکہے جاتے ہین۔ پھر اس چوبارہ کیطرف آگے بڑہا جہان بیٹھ کر مین کام کرتا ہون۔ گویا اس کے اندر جا کر تلاشی کرنا چاہتا ہے۔ اسوقت مینے دیکھا کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کہڑا ہے اس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا کہ آپ بھی اس چوبارہ مین جائین۔ انگریز تلاشی کرے گا۔ اور میرے دل مین گذرا کہ اس مین وہ کاغذات پڑے ہین جو تالیف کتاب کا مسودہ ہے وہی دیکھیگا اتنے مین آنکھ کھل گئی۔ معلوم نہین اس واقعہ کی کیا تعبیر ہے۔ اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہین یہ دیکھا تھا۔ یعنی یہ الہام ہوا تھا "کہ عورت کی چال" ایلی ایلی لما سبقتانی۔ بریّت۔ اذ کففت عن بنی اسرائیل۔

مین نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھے تھے کہ کوئی شخص عورتون کی طرح پوشیدہ مکر کرے گا۔ جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی وجہ سے کوئی مقدمہ ہو۔ مگر آخر بریت ہوگی۔ مگر یہ میرے اجتہادی معنے ہین اور ممکن ہے کہ جو کچھ مینے پہلے دیکھا اور جو مینے اب دیکھا اسکے کوئی اور معنے ہون لیکن ظاہر معنے یہی ہین۔ واللہ اعلم۔

اس خواب مین محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کیطرف اشارہ ہے یعنی اس ابتلا کا خاتمہ اچھا ہوگا اور ناصر نواب کا دیکھنا اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ناصر ہوگا اور اپنی نصرت سے ابتلاء سے رہائی دیگا۔ اور آخر یہ ابتلا نشان کی صورت مین ہو جائیگا۔

تازہ الہام۔ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ (۱) رفیقون کو کہدین کہ عجائب در عجائب کام دکھلانیکا وقت آگیا ہے۔

(۲) قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ

ترجمہ۔ کہا تیرے رب نے کہ وہ تقدیر آسمان سے اترنے والی ہے جس سے تو راضی ہو جائیگا۔

فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی عجائب کام اللہ تعالیٰ دکھلانیوالا ہے۔

ملفوظات میں سے کچھ

۱۹۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ اس فکر مین ہون اور توجہ کرتا ہون کہ اگر پتہ لگ جاوے کہ کس تاریخ مین آیندہ زلزلہ آنیوالا ہے تو یہ پھر ایک بڑا نشان ہو جاتا ہے متعصب آدمی کا تو کیا ذکر ہے لیکن غور کرنیوالے کیواسطے یہ ایک بڑا نشان ہے۔

فرمایا۔ عیسائیون کے خدا سے تو آدم ہی اچھا رہا کیونکہ آدم کے سامنے تو فرشتون نے سجدہ کیا تھا اور ایک شیطان جس نے سجدہ نہین کیا تھا وہ ذلیل کیا اور نکالا گیا۔ برخلاف اسکے عیسائیون کا خدا شیطان کے پیچھے پیچھے لگتا پھرا شیطان کہہ سکتا ہے کہ چونکہ اس نے مجھے سجدہ نہین کیا تھا اسواسطے ذلیل ہوا اور پھانسی دیا گیا۔

فرمایا عیسائی لوگ یسوع کی تعریف مین کہا کرتے ہین کہ وہ بے گناہ تھا۔ حالانکہ بے گناہ ہونا کوئی خوبی نہیں خوبی تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ ...... اعلےٰ درجہ کے تعلقات ہون اور انسان قرب الٰہی کو حاصل کرے چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ یسوع کی لوگ حد سے زیادہ ناجائز عزت کرینگے اسواسطے پہلے ہی سے اسکا وہ حال ہوا جس سے ہر بات مین اسکا عجز اور کمزور انسان ہونا ثابت ہوتا ہے۔

فرمایا۔ ہمارے مخالف کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کا یہ قول کہ فلما توفیتنی اسکے یہ معنے ہین کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اُٹھا لیا۔ اگر قیامت کے دن حضرت عیسےٰ یہ کلمہ کہے گا تو گویا وہ کبھی فوت ہی نہیں ہوگا کیونکہ قیامت کے دن بھی آسمان پر ہی جانیکا ذکر ہوگا مرنے کا تو کوئی ذکر ہی نہین۔ اور اگر اس آیت کے یہ معنے لئے جائین کہ جب مین فوت ہو گیا یعنی مر گیا لیکن موت قیامت کے دن وارد ہوگی تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ عیسائی آج تک نہین بگڑے اور انکا مذہب راستی پر ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا کہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ لوگ نمازین تو پڑھتے ہین لیکن تسبیحین نہین رکھتے۔ فرمایا صحابہ کے درمیان کہان تسبیحین ہوتی تھین یہ تو ان لوگون نے بعد مین باتین بنائی ہین فرمایا ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ لمبی تسبیح ہاتھ مین لئے ہوئے جاتا تھا اور کوچہ مین گذر رہا تھا۔ سو اسمین ایک شخص نے دیکھا کہ خدا کا نام تسبیح پر گن رہا ہے اسنے کہا کیا کوئی دوست کا نام گن کر لیتا ہے اس نے اسی جگہ تسبیح پھینک دی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتین بیحساب ہین۔ انکو کون گن سکتا ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

سیالکوٹ سے منشی کریم بخش صاحب مالک رسالہ انوار الاسلام کی وفات کی خبر پہنچی ہے جو مکرمی سید حامد شاہ صاحب کے الفاظ مین ذیل مین چھاپ دیا ہے۔ یہ واقعہ ایک سنگدل سے سنگدل انسان کو بھی تھوڑی دیر کے لئے سنسنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرے۔

افسوس تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قہری تجلّی مختلف صور تومین جلوہ گر ہو کر اپنے مامور کی سچائی کو ثابت کر رہی ہے مگر بد نہاد بار باطن مخالف اپنی جانون پر ظلم کرتے ہوئے بھی ایسے واقعات سے عبرت نہین پکڑتے اور بڑی دیدہ دلیری سے خدا کی نشان کو جھٹلاتے ہین۔ افسوس۔ پس اس واقعہ کے اندراج سے ایسے قسی القلب لوگون کو کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ اس سے وہی فائدہ اٹھائینگے جو دیدہ و دل رکھتے ہین + انوار الاسلام کے خریدار مرحوم کے یتیم بچون کے ساتھ خاص ہمدردی کرین۔ وہ خط یہ ہے۔ ایڈیٹر۔

ایک عبرت ناک اور سخت دلون کو ہلا دینے والی کارروائی طاعون نے ایک محلہ مین ایک خاص گھرانہ سے کی ہے اللہ اللہ کل وہ گھر بڑے بڑے جوان مردون سے بھرا ہوا تھا آج سوائے چند عورتون اور یتیم بچون کے کوئی وہان نظر نہین آتا۔ یہ گھرانہ منشی کریم بخش ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام کا ہے۔

جنازہ پر جنازہ نکلا اور ہر جگہ زبان پر الامان الامان کی پکار ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ایک ثبوت
اور
اسکے ایک تازہ احسان کا ذکر

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

۶- مارچ ۱۹۰۷ء کو صبح کے وقت مین سویا ہوا تہا کہ میری زبان پر مندرجہ ذیل انگریزی فقرہ جاری کیا گیا (A coal mine accident) جسکے معنے ہین- کوئلہ کی کان کا ایک حادثہ- گذشتہ راتکو:- دو تین دفعہ یہ کلمہ میری زبان پر جاری ہؤا- جسکے بعد مین بیدار ہو گیا- مین نے اس کا ذکر اسی روز بعض صاحبون سے کیا- مثلاً صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد- چوہدری فتح محمد ایف اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور- اور نیز انٹرنس کی دونون جماعتون مین میں نے اس کا ذکر اسی روز کر دیا کہ ایسا فقرہ آج صبح میری زبان پر جاری کیا گیا- حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور میان محمد شریف صاحب بی- اے- سیکنڈ ماسٹر قادیان کو بھی اس کی خبر تہی- سو خدا تعالےٰ نے اس بات کو عجیب طور سے پورا کیا- ۱۳ مارچ کے سول اینڈ ملٹری گزٹ مین یہ وحشت ناک خبر شایع کی گئی- کہ فرانس کے ملک مین کوئلہ کی کانون کے پھٹنے سے ایک خوفناک مصیبت نازل ہوئی- اور اندازہ کیا گیا ہے- کہ ۱۱۵۰- آدمی اس حادثہ سے ہلاک ہوئے- لندن کا ۱۰ مارچ کا تار ہے جو اخبارون مین شایع کیا گیا- مگر ابھی مین یہ تحقیق نہین کر سکا کہ یہ ہیبت ناک واقعہ جس کی مجہہ کو قادیان مین خدا تعالےٰ کی طرف سے ۶- مارچ کو اطلاع دی گئی کس تاریخ کو واقعہ ہوا- دہریہ خدا تعالےٰ کی ہستی سے انکار کرتا ہے- مگر ہم دہریہ کے قول کو کس طرح مانین جبکہ خدا تعالےٰ براہ راست اپنی ہستی کا ثبوت ہمین دیتا ہے- دنیا خدا کو مانتی ہے- مگر رسمی طور پر- مگر خدا تعالےٰ کا کس قدر فضل ہے کہ وہ اپنی ہستی کا بلا واسطہ ہمین ثبوت دیتا ہے جس سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ اور لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے- مین خدا تعالےٰ کے اس احسان کا شکر بھی کرتا ہون- مگر جب اپنی عملی حالت کو دیکھتا ہون- تو بہت شرمندگی بھی حاصل ہوتی ہے

جب خدا تعالےٰ ایسے صریح ثبوت اپنی ہستی کے دیتا ہے- تو چاہئے کہ ہماری عملی حالت دوسرون سے ممتاز ہو نہایت افسوس کی بات ہوگی- کہ باوجود خدا تعالیٰ کے ان احسانون کے اور ان نشانون کے پھر بھی ہم اپنی عملی حالت مین کوئی تبدیلی نہ دکھلادین- سو جبکہ مجھے خدا تعالےٰ کے اس انعام کو دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہے- ساتھ ہی خوف بھی ہوتا ہے کیونکہ ہم پر دوسرے لوگون سے زیادہ اتمام حجت ہو چکی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاکہون نشان ہم دیکھ چکے ہین اور اگر ہم اپنی حالتون مین کوئی تغیر پیدا نہ کرین تو ہماری حالت بہت ہی قابل افسوس ہوگی- مگر اس کے لئے بھی ہمین خدا تعالےٰ سے ہی مدد مانگنی چاہئے- اور اسی کا فضل مانگنا چاہئے- اسلئے مین اپنے سارے بہائیون سے درخواست کرتا ہون کہ وہ اس عاجز کے لئے بھی دعا کرین کہ خدا تعالےٰ مجھے عملی حالت درست کرنے کی توفیق بخشے اور ظالمون کے لئے مجھے ٹھوکر کا موجب نہ بنائے پھر مین درخواست کرتا ہون کہ میرے بہائی میرے لئے دعا فرما کر مجہہ پر احسان کرین- خدا تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے-

میرے اس خواب کے گواہون مین سے ایک ہندو طالب علم بہگتی چند نام بھی ہے جو مدرسہ تعلیم الاسلام کی انٹرنس کلاس مین- پڑہتا ہے- وہ ایک بڑا پکا آریہ ہے- قادیان کے آریون کو چاہئے کہ اس سے پوچہین کہ آیا فی الواقعہ اسنے یہ خواب مجہسے قبل از وقت سنا تہا یا نہ- اور پھر غور کرنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا پرمیشور بے زبان اور مردہ ہے- اور مسلمانون کا خدا زندہ ہے اور بولتا ہے +

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ

بیعت کی خطوط

حضرت حجۃ اللہ کے ارشاد کے موافق مندرجہ ذیل خط چھاپے جاتے ہین کیونکہ خود بیعت کنندگان نے بھی یہی خواہش ہے- (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم- نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم
اعلیٰ حضرت جناب والا شان امام زمان مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود فداہ روحی-
الحمد للہ رب العالمین و نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم- بعد از سلام سنت اسلام واضح رائے عالی باد کہ یہ خاکسار چند ایام سے حضور کی قدمبوسی کا از حد مشتاق ہے- اور حضور کے مامور من اللہ ہونے پر یقین واثق رکھتا ہے بلکہ دیگر الفاظ مین خادم ہونے کا مدعی ہے- مگر اپنے گناہون کے باعث بقول ع

زان کہ نسبت بسگ کوئی تو شد بے ادبی

یہہ بہی گستاخی خیال کرتا ہون-

گو بشرط زندگی انشاء اللہ الرحمٰن خاکسار عنقریب خدمت بابرکت مین حاضر ہونیکا ارادہ رکھتا ہے- تاہم چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہین- خاکسار کی دلی خواہش ہے کہ بذریعہ عریضہ ہذا اپنے عقائد کا اظہار کرکے اللہ جل شانہ کے روبرو آنجناب کو گواہ ٹھیراؤن تاکہ آخرت مین منکرون سے علیحدہ رکہا جاؤن- اول یہ کہ مین اس امر پر ایمان رکھتا ہون- کہ حضرت عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکے ہین جیسے کہ دیگر انبیا علیہم السلام-

دوم یہ کہ اس امر پر ایمان رکھتا ہون کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث کہ دجّال آئیگا پوری ہو چکی ہے اور کوئی دجّال آنا باقی نہین رہا-

سوم یہ کہ مسیح موعود و مہدی مسعود کی بابت جو احادیث آئی ہین وہ بہی پوری ہو چکین- اور حضور ہی کو یہ مرتبہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے- اور دیگر کوئی خونی مہدی نہین آئیگا-

چہارم یہ کہ اسلام اپنی خوبصورتی سے پہیلا ہے اور بزور شمشیر نہین پھیلا-

آخر مین گذارش ہے- کہ بموجب احکام خدا و رسول و حضور اسوقت تک کہ قبر مین جاؤن حتی الامکان دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا- نہایت عجز سے آرزو ہے کہ حضور اس خاکسار کے واسطے دعا فرماوین کہ دین و دنیا مین مسلمانون کی مقبول جماعت مین داخل ہون- آمین- نیز بیعت مین داخل کرنیکا شرف اس غریب کو بخشین ع

گر قبول افتد زہی عز و شرف- زیادہ آداب-

اگر حضور پسند فرماوین تو میری یہی آرزو ہے کہ میرا یہ عریضہ لفظ بلفظ درج اخبار الحکم و بدر ہونیکا حکم صادر فرمایا جاوے- تاکہ شاید کسی دوسرے کیواسطے بہی موجب ہدایت ہو کیونکہ آخر کار با خدا وند است- تابعدار

بندہ اللہ بخش کوارٹر ماسٹر کلرک ملیشیا ژوب و لد مولوی مراد بخش ساکن ضلع بنون خاص- مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم- نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم
واللہ باللہ ثمّ تا اللہ
بخدمت جمیع کافہ اہل اسلام التماس ہے کہ مجھکو عرصہ ۱۳۱۵ ہجری سے بوقت طالب العلمی جناب والا مراتب حضرت مرزا صاحب ... حسن اعتقاد ... مین باثر صحبت ... یقین ... دیدار زیادہ ہؤا- مگر بباعث کمی ... زیارت فیض ... سے شرف نہو سکا- اور اب خود ... واسطے طلبیدن قلب خود ...

استخارہ مجھکو ...

رفع ذرہ ... مجھے دکہلا اور قایم فرمایا- جوئندہ یابندہ- ایک صاحب جو مریدخاص جناب مرزا صاحب موصوف کا ہے جنکا نام مولوی امام الدین صاحب سب اورسیر چہاونی والٹن ہین- ان صاحب نے مجھے استخارہ کی ترکیب فرمائی جسکے ذریعہ سے آج تیسری رات کو استخارے کرکے منزل مقصود کو پہونچا ہون تمام ناقص خیالات سابقہ سے باز آیا ہے- اسوقت بندہ خوش ہو کر بخدمت اکثر صاحبان اہل اسلام موجودہ چہاونی کی خدمت مین اپنے مصمم ارادے سے آگاہ کرتا ہون کہ مین نے تصدیق بذریعہ استخارات کر لی ہے کہ جناب مرزا صاحب ممدوح بلا شبہ امام زمان ہین- انکے فرمان پر چلنا صراط مستقیم کا باعث ہے- اسوقت جمیع صاحبان معترضان کو اپنا صدق بیان کرتا ہون کہ مینے تصدیق کر لیا ہے- کہ دعویٰ مرزا صاحب موصوف کا صحیح ... اگر کوئی صاحب مجھکو دیندار سمجھ ... کے ... مین کچھ اور دل نشین ہو- مجھکو کسی فر ... یہ ہے کہ تو کیونکر مرزا صاحب کو امام حق سمجھتا ہے-

جواب- مینے استخارہ سے اپنی تسلی کر لی ہے- اور اگر کسی صاحب کو تصدیق کرنی مطلوب ہو- تو وہ بہی استخارہ کرکے اپنی تسلی کرنے مین کوشش کرے امید ہے کہ کامیاب ضرور ہو جاویگا- اس تسلّی اپنی کے عوض مین جو مجھکو بذریعہ استخارہ حاصل ہوئی ہے- ایک ضیافت نان جوین طیار کرنا چاہتا ہون کہ جو صاحب حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امام حق دل سے مانین- وہ صاحب شریک ضیافت ہو کر میرے حق مین دعاء خیر فرماوین کہ اللہ تبارک و تعالےٰ عصیان گذشتہ معاف فرماوے- اور آئندہ ہر فرد بشر کو راہ ہدایت پر مستقیم رکھے آمین ثم آمین-

بخدمت مخلصان دین- السلام علیکم

صوبیدار میر گلستان خان- صوبیدار شاہ داد خان
جمعدار احسن اللہ خان- جمعدار حکیم شاہ کاکڑ
حاجی صاحب ٹیلر ماسٹر- حافظ دین محمد صاحب اور سیر
مجھی ام سیر منشی علی بہادر خان- مخلصی آم عطا محمد حال
حوالدار اسٹور- بابو کرم الدین صاحب کلرک
و مرزا جان بیگ خانسامہ- و بابو کریم بخش
و ماہی خان- و تحصیلدار صاحب شیلمان خان
و منشی کرم الٰہی محرر جوڈیشل- میان فضل رحیم
صاحب حوالدار- و سلطان اکبر شاہ
قریشی- و مستری نور محمد

براہ مہربانی ضیافت نامہ پر دستخط فرماوین-

مہربان قادر بخش احمدی بقلم خود

ایک شریف لڑکی کا خط

ذیل میں مین اپنی ایک محترم بہن بنت ملک مولابخش صاحب رئیس گورالی کی چٹھی درج کرتا ہون جو اس نے میرے نام اندراج اخبار کے لئے لکھی ہے۔ اس مضمون مین مستورات کی تعلیم کے لئے کسی نصاب کے نہ ہونے اور ایسی تالیفات کے میسر نہ آنیکا ذکر کرکے اُن لوگون کو توجہ دلائی ہے جو اہل قلم ہین فی الحقیقت تعلیم نسوان کا سوال جیسا اہم ہے اس سے زیادہ اہم اور ضروری سوال مستورات کی تعلیم کیلئے ایسی تالیفات کا طیار ہونا ہے جو ہر پہلو سے انکے لئے مفید ہون۔ راقمہ مضمون نے ان دو مختصر سے رسالون کو بہت پسند کیا ہے جو سلک مروارید کے نام سے شائع ہو چکے ہین۔ مین اس حسن ظن کے لئے شکر گذار ہون میرے سر مین مستورات کی تعلیم کے لئے ایک مکمل کورس کا سرمایہ بفضلہٖ موجود ہے لیکن ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے خدا تعالےٰ سے توفیق ملی تو سلک مروارید کا تیسرا نمبر مین ایسی طرز پر لکھنا چاہتا ہون جو ہر درجہ کی مستورات کے لئے یکسان مفید ہو وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

بہرحال جن لوگون کو اللہ تعالےٰ نے سمجھ دی ہے اور وہ مستورات کی تعلیم کے لئے دل مین درد اور دماغ میں فکر رکھتے ہین وہ آسان اور مفید تالیفات کا ایک سلسلہ طیار کرین۔ اور پہلے ایک مکمل نصاب کی ۔ اگر کرین اسے خواہ چند ذی علم اصحاب ملکر سرانجام دین تو قوم اور ملک کی بڑی ضرورت پوری ہو سکتی ہے - ایڈیٹر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

قومی مخدوم مکرم محسن جناب ایڈیٹر صاحب جناب شیخ یعقوب علی صاحب اخبار الحکم سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کئی دنون سے میرے دل مین یہ خیال جاگزین ہو رہا ہے۔ کہ مین اس مضمون پر قلم اٹھاؤن۔ مگر اسواسطے چپ رہی ہون کہ شاید میری تعلیم یافتہ بہنین اس طرف دھیان کرین مگر آجتک کوئی مضمون اس قسم کا میری نظر سے نہین گذرا۔ لہذا اب مین اپنے دلی خیالات کا اظہار ٹوٹے پھوٹے لفظون مین کرتی ہون۔ برائے مہربانی ان چند سطور کو اپنی اخبار صداقت آثار مین جگہ دیکر مشکور فرماوین۔ جب مین اخبارون مین دیکھتی ہون کہ تعلیم نسوان کے حامیون نے ہر طرف دھوم مچا رکھی ہے مگر عملی کارروائی ذرہ بھر ہی نہین ہوئی۔ کوئی علیگڈھ مین عورتون کے واسطے کالج قایم کرنے کو کہتا ہے کوئی کچھ صلاح دیتا ہے کوئی کچھ تدبیرین کرتا ہے۔ مگر کوئی ہونہار ابتک اسطرف متوجہ نہین ہوا۔ کہ اس بے زبان فرقہ کیواسطے سلسلہ تالیفات کا شروع کرین۔ اے نئی روشنی کے دلداد و! اے تعلیم نسوان کے حامیو! اے ملک کو مہذب اور شائستہ بنانے والو! خدارا ذرا بتلاؤ تو سہی کہ آپ نے کہانتک اس امر کی کوشش کی ہے۔ کہ عورتون کے واسطے عمدہ کتابین تالیف ہون۔ اے مصنفو! مولفو! گریجوئٹو! الکچرارو! قومی ریفارمرو! آپ نے اپنی ساری لیاقت صرف **ترچھی نظر** اور **بانکی ادا** (ناولون کے نام) کے ہی نذر کردی۔ اور باقی جو بچی وہ حسن وعشق کی شاعری کے کام آئی۔ مین آپ سے پوچھتی ہون کہ آپ کی اعلیٰ تعلیم نے آپکے ملک اور آپ کی بہنون کو کیا فائدہ پہونچایا؟ جو آپ کی مخرب اخلاق ناولون نے زہریلا اثر ملک پر ڈالا ہے آپ سے مخفی نہین۔ مولانا حالی صاحب فرماتے ہین ؎

وہ شعر و قصائد کا ناپاک دفتر
عفونت مین سنڈاس سے جو ہے بدتر

اوّل تو تعلیم یافتہ عورتین بہت ہی کم ہین۔ مگر جو تھوڑا بہت پڑھ جاتی ہین وہ ناول بینی کی مہلک مرض کا شکار بن جاتی ہین۔ اور عام طور پر زیادہ تر عورتین ہی اس مہلک مرض مین مبتلا ہین۔ اور یہ مرض ان کے اخلاق اور طرز معاشرت کیواسطے سم قاتل ہے۔ اس کے دو بڑے بھاری سبب ہین۔ اول تو عورتون کو تعلیم ہی اوسط درجہ کی دیجاتی ہے جس سے ان کے دماغون مین اعلےٰ خیالات آہی نہین سکتے۔ اور نہ ہی انکو مشکل اور پیچیدہ کتابون کی سمجھ آسکتی ہے۔ اور چونکہ ناول عام فہم ہین اسی واسطے ان کی طبیعت کا میلان اسطرف ہو جاتا ہے اور وہ یہ نہین سمجھ سکتین کہ انکا زہریلا اثر ہمین تباہ و برباد کر دیگا۔ مگر اس مین ان بیچارون کا کیا قصور ہے۔ یہ سب خرابیان صرف ہمارے تعلیم یافتہ بھائیون کی بے توجہی کے باعث ہین۔ جنہون نے ایک لمحہ کے واسطے بھی اپنے مبارک خیالات اور خداداد ذہانت کو اس طرف مبذول نہین فرمایا کہ مستورات کیواسطے عام فہم علم ادب اور اخلاق کی کتابین لکھی جاوین۔ مگر ان کو اتنی فرصت کہان سے مل سکتی ہے وہ تو ابھی **گل رعنا** اور **گل بکاولی** کے ڈراما پر ہی لٹو ہو رہے ہین۔ اور اس ضرورت سے بالکل بےخبر ہین کہ تصویر کا دوسرا رُخ ابھی بہت ہی کالا ہے

صاحبان آپ نے جبتک اس طرف توجہ نہ کی آپ ہرگز ترقی نہین کر سکتے۔ آپ یہ ہرگز نہین محسوس کرتے کہ ہم تحت الثریٰ مین پہنچ چکے ہین۔ شاید آپ مین احساس کا مادہ رہا ہی نہین۔ دن بدن ناولسٹون اور ڈرامانویسون کی حیرت انگیز ترقی ہوتی جاتی ہے۔ کاش کہ ان مخرب اخلاق ناولون اور ڈرامون کی بجائے علم ادب اور اخلاق کی کتابین انگریزی۔ فارسی۔ عربی سے ترجمہ کی ہوتین۔ اگر کوئی بندہ خدا اپنی خداداد قابلیت کو اسطرف لگاتا۔ تو اسکی قومی بہنون کو بہت ہی فائدہ پہونچتا۔ صاحبان اب خدا کے واسطے ناول نویسی اور ڈرامانویسی کو ترک کیجئے۔ اس نے ملک پر بہت ہی زہریلا اثر ڈال رکھا ہے۔ اب اس کمزور فرقہ کے واسطے کتابین لکھنے کی کوشش کیجئے۔ اور اپنی خداداد لیاقت کو اس طرف لگائیے۔

خیال فرمائیے کہ مولوی نذیر احمد صاحب کی دو تین کتابین بھلا کہانتک مفید ہو سکتی ہین۔ چودہری خوشی محمد صاحب کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب ہو۔ جنہون نے اس ضرورت سے باخبر ہوکر مستورات کے واسطے بڑی محنت اور قابلیت سے لاثانی استانی تالیف کی ہے۔ جو عورتون کے واسطے ایک نہایت ہی عمدہ کتاب ہے۔ ہم فرقہ اناث تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہین۔ اور حال مین ہی ہمارے قومی مخدوم شیخ یعقوب علی صاحب **تراب** ایڈیٹر الحکم نے بڑی جانفشانی سے دو جلدین سلک مروارید کی تالیف کرکے شائع کی ہین۔ میری نظر سے آجتک کوئی اس قسم کی اسلامی کتاب نہین گذری۔ یہ کتاب اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ مین نے شروع سے آخر تک دیکھی ہے۔ واقعی موٴلف نے گوہر ہی پرو دیئے ہین۔ اور نہایت ہی قابلیت سے اسلام اور توحید پر بحث کی ہے۔ یہہ اپنی طرز کی پہلی ہی کتاب ہے۔ خاصکر عورتون کے واسطے تو کوئی ایسی عام فہم اسلامی کتاب آجتک نہین شائع ہوئی۔ اور ان لڑکیون کے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ جو مشن اسکولون مین تعلیم پاتی ہین اور جن پر مشنری لیڈیون کا زہریلا اثر سرایت کر جاتا ہے اور وہ اپنے پاک دین سے بداعتقاد ہو جاتی ہین ان کے واسطے آب حیات سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور ان سے زہر دور کرنے کے واسطے تریاق ہے۔ اور ان میں اسلام کی وحدانیت اور حقانیت قایم کرنے کا یہ کتاب ایک عمدہ ذریعہ ہے۔

پبلک کو چاہیئے کہ ضرور اس کی قدردانی کرے۔ اے نوجوانو! اس بے زبان فرقہ کی بلد ی حیثیت جن کے احسانات سے تم گردن نہین اٹھا سکتے۔ جنہون نے تمہین پالا پوسا۔ ان کے واسطے کتابین تصنیف کرو۔ ترجمے کرو۔ تالیف کرو۔ ورنہ آپ صاحبان کا ہونا نہ ہونا ہمارے واسطے یکسان ہے۔ اگر آپ ذرا بھی عنان عاطفت اس طرف پھیرین تو کئی عمدہ سے عمدہ کتابین فراہم ہو سکتی ہین۔ اور ہم بھی خوش اخلاق اور باسلیقہ۔ شائستہ کہلانے لگین۔

اے خداوند دو عالم میری باتون مین تاثیر دے کہ میرے قومی بھائی خواب غفلت سے بیدار ہون۔ اور ان مین احساس کا مادہ پیدا ہو۔

آمین

(باقی آیندہ)

راقمہ بنت ملک مولابخش از گورالی ضلع گجرات

ضروری اطلاع

قادیان مین چندہ بھیجنے والے احباب ہمیشہ ان ہدایات کو مدِنظر رکھین۔

(۱) لنگرخانہ کا چندہ حضرت اقدس کے نام بھیجین۔ اور دوسری مدات کا روپیہ آپؑ کے نام ہرگز نہ بھیجین۔

(۲) مدرسہ کا چندہ بنام امین مدرسہ تعلیم الاسلام میگزین کی خریداری کا اور اشاعت اسلام کا روپیہ بنام مینجر ریویو آف ریلیجنز۔ زکوٰۃ کا روپیہ بنام امین زکوٰۃ فنڈ۔ بہشتی مقبرہ کے متعلق کل روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان۔ آنا چاہیئے۔ اور کسی شخص کے نام پر نہ آنا چاہیئے۔

(۳) خط و کتابت مدرسہ کے متعلق کل بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ اور بہشتی مقبرہ یا دفعینہ شدہ ویا وصیتون کا بھیجنا بنام سکرٹری ... مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ہونی چاہیئے۔

اطلاع

اخبار سب خریداران کے نام وقت مقررہ پر دفتر سے روانہ ہوتا ہے جس صاحب کو کوئی پرچہ نہ ملے اوسکو چاہیئے کہ جو پرچہ نہین پہونچا وہ پرچہ اخبار کی تاریخ اشاعت تک طلب کرین ورنہ بعد مین وہ پرچہ مطلوبہ نہین ملے گا۔

استفسار اور انکے جواب

اسلام علیکم
احادیث ذیل کا کیا مطلب ہے مفصل جواب تحریر فرماوین
کرمداد خان سکنہ دوالمیال
ضلع جہلم براہ کھوڑہ

الجواب وعلیکم السلام آپکا خط مجھے مولوی صاحب نے بابر جواب دیا ہے اور اسکی تقریر مجھے زبانی بیان فرمائی ہے مینے اسکو اپنے طور پر اپنے لفظون مین بیان کیا ہے۔

مین آپکے سوالات کو اول لکھکر پہر جواب اسکا لکہون گا۔ بعون اللہ وحولہ وقوتہ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ تاکہ سوال کے ساتہہ جواب ہونیکے سبب سمجھنے مین سہولت ہو سوال جواب کے لئے س۔ ج۔ لکھا گیا۔

س ا۔ آفتاب عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔ فانها تذهب حتی تسجد تحت العرش۔ بخاری حالانکہ آفتاب کہین بہی غروب نہین ہوتا۔

ج ا۔ لفظ سجدہ اور لفظ عرش کے معنے نہ سمجھنے اور عدم موقع شناسی کے سبب یہہ سوال کیا گیا ہے۔ اسلئے مین ان دونون لفظون کے معنے پہلے بیان کردیتا ہون۔ سجدہ کے معنے ہین فرمانبرداری اور یہ سجدہ متعارف یعنی زمین پر سر رکھنا وَلِلّٰہِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا ۱۳
اللہ تعالے کو ہی سجدہ کررہے ہین ہر آن مین جو کچھہ آسمانون اور زمین مین ہین۔ بعض پسند کرکر اور بعض ناپسند کرکر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب اگر سجدہ کے معنے اسی متعارف سجدہ مین ہی محدود کئے جاوین۔ تو کوئی مکان اپنے پاؤن پر کھڑا نہ رہے اور تمام درختون کے سر زمین کے ساتہہ لگے ہوئے کسی وقت ہمکو ہی نظر آوین۔ اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کے معنے زمین پر سر رکھنے کے لئے ہے مخصوص نہین۔
عرش کے معنے ہین سلطنت اور دربار شاہی۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ ہمارے قیصر ایڈورڈ تخت نشین ہین تو اسکے معنے یہہ تو نہین کہ وہ اسوقت کسی لکڑی یا چاندی یا سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہی ہین جیسے وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ۱۳ جب یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو دربار شاہی تک پہونچا دینے کی عزت دی۔ اب اسکے معنے یہہ تو نہین ہو سکتے کہ اسکے ماں اور باپ دونون بادشاہ کے ساتہہ اوسکی کرسی یا تخت پر بیٹھہ گئے۔ یعنے ایک ہی کرسی یا تخت مین تینون بیٹھہ گئے۔ حال آنکہ یہہ بات غلط ہے۔ کہ حضرت یعقوبؑ کی بی بی بہی بادشاہ کے پاس بلا لحاظ پردہ و بلا لحاظ مستی نامحرم بیٹھہ گئے ہون۔ بلکہ اتنے بڑے دربار مین جہان علاوہ بادشاہ درباری و اہلکار و اہل حوائج مختلف قسم کے موجود ہین۔ بلا لحاظ شرم و حیا کے (شریف اور معزز اور پاکدامن عورتون کا فطرتی تقاضا ہے) بی بی صاحبہ چلی گئی ہون بلکہ غرض یہ ہے کہ مردون کی ملاقات عزیز مصر سے اور مستورات کی شاہی محلون مین ہوگئی۔
اسی طرح وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ۱۲ اللہ تعالے کی سلطنت تمام پانیون پر ہی ہے کیا اسکے یہ معنے ہوسکتے ہین کہ خدا کا تخت پانی پر بچھا ہوا تہا۔ غرض عرش کو ایک معنی مین محدود کرنا غلطی ہے۔
موقع شناسی۔ ہر ایک لفظ کے لئے موقع شناسی ہی ضروری ہے کیونکہ الفاظ اپنے معنے مین وسیع ہوتے ہین مثلاً اگر کوئی ماسی (ماس خور پارٹی کا) آریہ نوکر کو کہدے کہ گوشت لاؤ تو نوکر اوس کو یہ عذر ہرگز نہین کرسکتا کہ ابہی بوچڑخانہ (گائے کے گوشت کی جگہ) مین گوشت نہین آیا۔
پس اب معنے اس حدیث کے یہ ہوئے کہ آفتاب بہی اللہ تعالے کی سلطنت اور حکومت کی فرمانبرداری مین چل رہا ہے ذرہ بہر بہی اوسکی فرمانبرداری سے الگ نہین ہوتا۔

س ۲۔ وہان قرن شیطان ہے کیونکہ بموجب حدیث کے طلوع آفتاب قرن شیطان سے ہوتا ہے۔

ج ۲۔ یہان بہی معانی کے محدود کرنے مین غلطی واقع ہوئی۔ قرن کے معنے طاقت بہی ہین جیسے اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ ۷
کیا یہ منکر لوگ اتنا ہی نہین سوچتے کہ ان سے پہلے ہم نے کسقدر قرن (طاقتین) ہلاک کین۔ (آگے خود اللہ تعالے قرن کے معنے سمجہانیکے لئے فرماتا ہے کہ) ہمنے اون قرنون کو تمسے بڑہ چڑہ کر طاقت دی تہی۔ چونکہ مشرکین آفتاب پرستی کرتے ہین۔ چنانچہ عموماً ہنود کو تو آپنے کہلا کہلا صبح کو بعد نہانے کے پرستش کرتے دیکہا ہی ہوگا مگر آریہ لوگ بہی عبادت کے وقت اپنا مونہہ مشرق کو ہی کرتے ہین اگرچہ بظاہر مدعی توحید ہین۔ اور عیسائی بہی آفتاب کو ہی متبرک سمجھتے ہین۔ کیونکہ انہین بہی یکشنبہ کی ہی عظمت مانی جاتی ہے اصل مین سبت ایک ایسا عظیم الشان تقابل عظمت دن ہے کہ بموجب تورات کے اوس روز کوئی کام کرنا جائز نہین۔ چنانچہ آجتک یہود کا اسی پر عملدرآمد ہے۔ اور یہود لوگ تمام سامان ضروری خورد و نوش جمعہ کے روز سبت کے لئے طیار کر رکہتے ہین تاکہ شنبہ کے روز (سبت کو) کسی چیز کی ضرورت کے وقت حرج واقع نہ ہو اسی واسطے یہود جمعہ کے دن کو تیاری کا دن کہتے ہین۔ پس بموجب احکام توریت کے ہفتہ کا روز انکا سبت اور تعظیم کا دن تہا مگر عیسائی بجائے روز شنبہ کے اتوار کی تعظیم کرتے ہین جسکو سنسکرت مین آدت وار (اتوار) یعنے سورج کا دن اور انگریزی مین سنڈے سورج کا دن کہتے ہین آدت کے معنے آفتاب ہین اور سن کے معنے بہی آفتاب اور ڈی کے معنے ہین دن یعنے سورج کا دن۔ چونکہ آفتاب کے ساتہہ مشرکین کا تعلق ہے اسلئے فرمایا کہ آپ لوگ (موحدین) اس سے پرہیز کرین کہ اس کے طلوع کے وقت شیطان کی طاقت یعنے شرک ہوتا ہے یعنے مشرک اسوقت شرک کیا کرتے ہین اسیواسطے نماز فجر و عصر اوسوقت جائز نہین۔

س ۳ فتسترق الشياطين السمع فتسمعه فتوصله الى الكهان۔ اس حدیث مین شیاطین کا استماع ملائکہ سے ثابت ہے جو نہایت سخت اعتراض ہے کہ اللہ تعالے جن جن امور کا اخفا چاہتا ہے۔ شیاطین اطلاع پاکر نجومیون کو بتا دیتے ہین۔

ج ۳۔ یہان **شیاطین**۔ ملائکہ اور اَل کے الفاظ قابل غور ہین۔
شیطان نام ہے خبیث روح خدا تعالے سے دور ہلاک ہونے والے کا اور یہہ لفظ شریر انسان پر بہی بولا جاتا ہے جیسے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۱ جب وہ منافق اپنے سرداروں پاس جاتے ہین جو بڑے مفسد اور شریر ہین۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ ۸
اور اسی طرح ہمنے ہر ایک نبی کے دشمن بنائے وہ لوگ جو پہلے ہی خدا سے دور اور ہلاک ہونیکے لئے تیار تہے انس اور جن اسیطرح اسکے بالمقابل پاک ارواح ملائکہ اور اون کے اظلال نیک لوگون پر بہی لفظ ملک مستعمل ہوتا ہے جیسے اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۱۲ یہ (یوسف) تو ایک ملک ہے جو قابل تعظیم و تکریم ہے۔
لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۲۵ اگر ہم چاہین گے تو تمہین مین سے ملایک کو اس ملک کا خلیفہ (بادشاہ) بنادین گے۔
لفظ اَل استغراق کے لئے ہوتا ہے جیسے الحمد للہ تمام تعریف اللہ تعالے کے لئے ہے یا تعریف تخصیص کیلئے۔ جیسے يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ ۲۳
اے داؤد ہم نے تجھے اس ملک کا بادشاہ بنادیا پس اب معنے صاف ہوگئے یعنے شریر لوگ دربار نبوی سے باتین سنکر اور لوگون کو جاکر بتلاتے ہین اور وہ امرہین اپنا تصرف کرکر بات کو الٹا دیتے ہین اس مضمون کو اللہ تعالے نے قرآن مجید مین بہی بارہا بیان فرمایا ہے سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۶ جہوٹ بنانے کیلئے یہ جاسوس ہین۔ بلکہ جو لوگ تیرے پاس نہین آیا کرتے یہ لوگ اون کیلئے بہی جاسوس ہین۔
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۸
اور اسی طرح ہمنے ہر ایک نبی کے لئے دشمن بنائے ہین وہ لوگ جو پہلے ہی شریر تہے اور خدا سے دور تہے۔ امرا اور معمولی آدمی وہ ایک دوسرے کو دہوکہ دہی کے لئے باتین جہوٹی بناکر پہونچاتے ہین۔

س ۴ حدیث کا یہ جملہ ان الملائكة تنزل في العنان ثابت کرتا ہے کہ نزول ملائکہ ابر مین ہوتا ہے۔ حالانکہ فرشتے ہر روز اترتے ہین مگر ابر ہر روز موجود نہین ہوتا۔

ج ۴ یہان بہی کچہہ تو غلط فہمی لفظ اَل کے معنے سے ہوئی اور کچہہ اس لئے کہ اقسام ملایک کا لحاظ نہین کیا گیا۔ ملایک بہت قسم ہین۔ بعض زمینی ہین بعض عالین ہین جیسے اللہ تعالے نے فرمایا
اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۲۳
تو نے تکبر کیا ہے۔ یا
تو ملایک عالین مین سے ہے پہر بعض انسان کے ساتہہ پہر بعض بارش کے ساتہہ نازل ہوتے ہین بعض خاص خاص ابرون کے ساتہہ آتے ہین جیسے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ ۲
اب تو ان کو کوئی بہی انتظار نہین صرف یہی انتظار ہے کہ اللہ تعالے مع ملایک ابر کے سایون مین آجاوے۔ بعض ملایک کلام الہی کے ساتہہ اترتے ہین جیسے فرمایا
يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ ۱۴ اللہ تعالے فرشتون کو کلام اپنا دیکر نازل کرتا ہے۔ بعض قبض روح کے لئے اترتے ہین رحمت کے ہون یا عذاب کے جیسے فرمایا
تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا ۷ ہمارے بہیجے ہوئے

ملائک۔ اسکا قبض روح کرتے ہیں غرض ملائکہ کی اقسام ہیں اور ہر ایک کام کے لئے علیحدہ علیحدہ ہے پس جو بادلون کے اترنے والے ہیں وہ بر کے ساتھہ اترتے ہیں - اب عبارت مذکور کے معنے ہونگے کہ ملایک جو موکل ہیں بارش پر وہ بارش کے ساتھہ اترتے ہیں۔

س۵ امر بقتل الاوذاغ روایت۔
جب حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو وزغ پھونکیں مارتا تہا - اسواسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے مار ڈالنے کا حکم فرمایا کیا ابراہیم علیہ السلام آگ مین ڈالے گئے تہے - اور وزغ کی پہونکون سے آگ بہڑک سکتی تہی کیا وزغ مین مخالفت انبیاء کا مادہ ہے -

ج ۵- حضرت ابراہیم ع آگ میں نہین ڈالے گئے بلکہ آگ مین ڈالنے کا ارادہ کیا گیا - جیسے قرآن مجید مین ہے قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ - کافرون نے کہا اس (ابراہیم) کو جلا دو یہی تمہارے ٹہاکرون کا (جو توڑے گئے) بدلہ ہے اگر تم بدلہ لینا چاہتے ہو ہم نے کہا - اے (جنگ کی) آگ ٹہنڈی ہو جا ابراہیم کی سلامتی کے لئے (نتیجہ یہ ہوا) انہون (کافرون) نے حضرت ابراہیم کے ساتھہ ارادہ جنگ کرنیکا کیا تہا مگر ہمنے اون کو اس ارادہ جنگ مین نامراد اور ناکام کر دیا - یعنے وہ حضرت ابراہیم کے ساتھہ اس جنگ (ارادہ) مین ناکام رہے نار کے معنے جنگ کے بہی ہین - جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۔ جب کبہی یہود لوگ جنگ کی آگ سلگاتے اللہ تعالیٰ اسکو بجہا دیتا تہا۔

وزغ کے معنے ہین گرگٹ جو رنگ بدلتا ہے اور ایک حال پر قایم نہین رہتا یہی حال ہے منافق کا - پس وزغ یعنے منافق ایک ہی نبی کا دشمن نہین تہا - بلکہ اس قسم کے لوگ ہمیشہ انبیاء کے دشمن رہے ہین اور ہمیشہ انبیاء کی ایذا اور قتل کے درپے رہے ہین - اور ہمیشہ انبیاء کے خلاف جنگون کی تیاریان کراتے اور پہونکون سے جنگ کی آگ سلگاتے رہے اور رہے ہیں يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ - وہ چاہتے ہین کہ خدا کا نور پہونکون سے بجہا دین - اور ان لوگون مین عداوت انبیاء کا مادہ نفاق موجود ہے - لہذا یہہ قابل قتل ہی ہمیشہ ہین - جیسے فرمایا لَوْ خَرَجُوا فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا - اگر منافق لوگ غزوہ تبوک مین) تمہارے ساتھہ نکلتے تو تمکو ضرور ضرور نقصان پہونچاتے - إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ - اگر تم کو کوئی خوبی پہونچے تو انکو بہت بری لگتی ہے هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ - وہ (تمہارے) دشمن ہین - ان سے اپنا بچاؤ کرتا رہ انکو خدا کی مار - كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا - جب کبہی اون کو موقع ملے کہ تم سے الگ ہو جاوین اور تمہارے دشمنون کے ساتھہ ملکر تم سے لڑائی کرین تو ضرور اس مین الٹے پڑینگے - فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ - سو انکو پکڑو اور قتل کرو -

س۶ عن قتل جنان البیوت
گھر کے سانپون کو جن سمجھکر قتل نہ کرنا ناسخ کی ایک شاخ ہے اور مسلم کی روایت مین تین مرتبہ تنگ کرنے کے بعد مارنے کا حکم ہے کیونکہ وہ کافر ہے سانپ موذی لایعقل کو کفر ایمان سے کیا کام - اگر جنات ہین - تو ہمارے مارنے سے مریگا ہی نہین کیونکہ شیطان بموجب نص قیامت تک نہین مریگا -

ج ۶- گھر کے سانپ جسکو جن کہا گیا ہے وہ باریک زہریلا سانپ ہے جسکو سنگ کہتے ہین - اسکو یک لخت جلدی کے ساتھہ مارنا منع فرمایا - اسلئے کہ بعض سانپ سخت زہردار ہوتے ہین اون کے مارنے سے اپنی جان کا خوف ہوتا ہے اگرچہ وہ مرہی جاوین چنانچہ ایک صحابی کا ذکر ہے کہ جب وہ گھر مین گیا تو اوسکی عورت دروازہ کے باہر کہڑی تہی اوسکو عورت کی بے پردگی سے غیرت آئی اوسکو نیزہ سے قتل کرنے لگا تو اوس نے عذر کیا کہ اندر سانپ ہے اس نے نیزہ سے سانپ کو مار ڈالا - راوی کہتا ہے کہ معلوم نہ ہوسکا کہ وہ پہلے مر گیا یا سانپ دوسرا گھرون مین عموماً جگہ تنگ ہوتی ہے ممکن ہے کہ مارتے مارتے سانپ کو اسکے کاٹنے کا موقع لگ جاوے - تیسرا گھر مین عورتین بچے بہی ہوتے ہین ایسی افراتفری مین ممکن ہے - کہ سانپ کسی کو کاٹے - لہذا اس کے نکالنے کے لئے تین روز دوائی اور الہوام - جیسے نوکل وغیرہ اور دعا سے کام لے اگر پھر بھی نہ نکلے تو اسکے قتل کی کوشش کرے کیونکہ اتنے عرصہ مین یہ اپنے عیال وغیرہ کا انتظام بہی کر لیگا اور سامان بہی نکال سکیگا - جس کے پیچہے سانپ کے چہپ جانیکا احتمال ہوتا ہے -

جن کا لفظ بہت وسیع ہے جس جس جگہ اسکا استعمال ہوا اس جگہ کسی قسم کا کوئی اخفا ضرور ہوتا ہے - مثلاً جنین بچہ جو ابہی ماں کے پیٹ میں ہے مجنون پاگل جس کی عقل پر پردہ آگیا جَنَّة باغ جسکے اردگرد دیوار لگائی گئی جُنَّة ڈہال جسکے پیچہے انسان اپنے آپ کو تلوار وغیرہ سے بچانیکے لئے چہپاتا ہے - جن بڑے بڑے امرا اور رؤسا جنکو عوام لوگون کے ملنیکا اتفاق کم ہو سکتا ہے - اور کوہستانی لوگ اسیطرح سانپ چینونٹے بچہو وغیرہ اشیا کو بہی جن بولتے ہین جو اشیا زیر زمین یا دیوارون مین اپنے گہونسلے یا سوراخ بناکر رہتے ہین -

شیطان ہر ایک انسان کا اس کے ساتہہ ہی مرجاتا ہے - قیامت تک زندہ نہین رہتا - إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ تو شیطان کی خواہش ہے مگر اللہ تعالے کا جواب تو یہ ہے کہ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ یعنے وقت مقرر تک جو ہر ذی روح کے لئے اپنا اپنا وقت مقرر ہے جسکو اجل مسمیٰ بہی فرمایا ہے -

دوسرا يُبْعَثُونَ کے معنے قیامت کے نہین بلکہ ایک بعثت انسان کے تزکیہ تام کے ساتہہ ہی ہوتی ہے یعنے جب تک وہ کامل متقی نہین بن جاتا شیطان ہی اس کے پیچہے پڑا رہتا ہے بعد متقی ہو جانے کے اسکا شیطان بہی بدل جاتا ہے - اور اسکا تسلط متقی پر نہین رہتا - إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ - میرے بندون پر تیرا غلبہ ہرگز نہ ہوسکیگا - چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - میرا شیطان مسلمان ہوگیا یہہ نظارہ عام طور پر نظر آرہا ہے کہ بدمعاشون کے دوست بدمعاش ہوتے ہین اور نیکون کے نیک - کبہی کسی متقی کا دوست کوئی چور زانی شرابی وغیرہ نہین ہوا کرتا وبالعکس پس کوئی نص قرآنی شیطان کی دوام زندگی کے لئے نہین ہے

س۷- فان شدة الحر من فیح جهنم دنیا مین سردی گرمی کا بڑہنا گہٹنا موافق اس حدیث کے دوزخ کی سرد گرم ہونے پر موقوف ہے جیسے لہا بنفسین سے ظاہر ہے مگر یہ خلاف مشاہدہ ہے پہر تمام دنیا پر اثر اسکا یکسان نہین - آگ بغیر ایندھن کے تیز نہین ہوتی اور دوزخ کا ایندھن آدمی ہین وقودها الناس والحجارة اور آدمی بعد حساب داخل دوزخ ہون گے -

ج- لفظ من اسجگہ بعضیت یا علت کے لئے نہین بلکہ اسکے معنے ہین سخت گرمی دوزخ کی گرمی کی جنس سے ہے - جیسے دوزخ کی آگ سے تکلیف ہوتی ہے اسکی نظیر قرآن مجید مین موجود ہے - وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا - اللہ تعالےٰ کے نشانون مین سے ہے کہ تمہاری بی بیان تمہاری ہی جنس سے پیدا کین اس کے معنے یہہ تو نہین ہو سکتے کہ تمہاری بیویان تم مین سے ہی پیدا کی گئین - کیونکہ اس طرح تو وہ بیٹیان ہونی چاہئین جو حرام ہین -

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ کے یہہ تو معنے نہین کہ دوزخ کا ایندھن آدمی اور پتھر ہین - یعنے جب یہ ڈالے جاوینگے تو آگ اوسوقت بہڑکے گی - بلکہ اس کے معنے ہین کہ دوزخ کے بہڑکنے اور تیز ہونے کا سبب وہ تعلق ہے جو مشرک لوگون کا اون پتھرون یعنے بتون کے ساتہہ ہے یعنی لفظ ال النَّاسُ اور الْحِجَارَةُ میں موجود ہے یعنے آدمی مشرک اور پتھر بُت خلاصہ یہہ ہے کہ دوزخ کے بہڑکنیکا موجب شرک ہے جو ظلم عظیم ہے -

س۸- اشتکت النار الیٰ ربها
ج- ہر ایک چیز کی شکایت کا رنگ الگ ہوتا ہے مثلاً کاشتکار کو شکایت عدم بارش کی ہوتی ہے اور کمہار کو شکایت بارش کی - اسی طرح غلہ فروش کو شکایت ارزانی کی - اور دوسرے لوگون کو شکایت گرانی کی - ہر ایک جنس کی شکایت اسکے مناسب حال ہی ہوا کرتی ہے پس دوزخ کی شکایت بہی اوسکے حسب حال ہوگی -

حکیم فضل دین از قادیان

مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب -
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مجہکو ایک شخص ہندو نے جواب پوچہا ہے کہ اپنے آقا سے انکا جواب منگوا دو سو التماس ہے کہ جواب بذریعہ الحکم تحریر فرماوین -
(۱) قادر مطلق کے کیا معنے (۲) روح ازلی ہے یا فانی اور ازلی کے کیا معنے - (۳) رحم و عدل کے کیا معنے -
خادم نصیر بیگ جمعدار ۱۲۱ نمبر از جہلم -

السلام علیکم - مولوی صاحب نے مجہے آپکا خط

مطلب کے نئے دیا ہے اسکا جواب حسب ذیل ہے۔
ج۔ قطعاً علق اللہ تعالے کا نام نہیں قرآن مجید اور کسی صحیح حدیث میں یہ کہیں نہیں ہوا اگر ان الفاظ سے اللہ تعالے کا ناٹھہرایا ہے جو اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے۔ اسکے معنے ہیں کہ وہ کل ایسی اشیاء پر قادر ہے جو اسکے صفات کاملہ اور اسماءِ حسنیٰ اور کمالات کے خلاف نہوں۔

اور یاد رہے کہ قدرت اور چیز ہے اور تعلق قدرت اور چیز ہے مثلاً ایک خاوند والی عورت کو قدرت ہے کہ اگر اسکی تسلی اپنے خاوند سے نہ ہوسکے۔ یا خواہش ہو اور خاوند موجود نہ ہو یا خاوند سفر پر ہو یا اپنے خاوند سے اولاد نہ ہوتی ہو تو کسی غیر آدمی سے منہ کالا کرے۔

یا مثلاً ایک مرد کو قدرت ہے کہ اپنی بی بی کو کسی غیر مرد کے ساتھ اولاد کے لئے اپنے گھر میں بلا کر ہم بستر کرا دے جیسے آریہ مت میں اسکی اجازت ہے۔ دیکھو قدرت ہے۔ مگر ایسے امور میں تعلق قدرت ایک شریف باغیرت مسلمان نہیں کرسکتا۔ بلکہ اپنے متعلقین کی نسبت سُننا بھی پسند نہیں کرتا۔

(۲) ازلی منسوب ہے طرف لم یزل کے اس معنے سے ہم تمام مخلوق کو ازلی کہہ سکتے ہیں۔ جو موجود ہو چکی ہے یا آئندہ پیدا ہوگی۔ مگر ازلی کے معنے ہیں کہ کسی کی بنائی ہوئی نہیں تو اس معنی کر کے روح ازلی نہیں کیونکہ روح اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز ہے۔ بلکہ کل عالم سوا اللہ کے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ اور وہ رب العالمین پیدا کرنیوالا اور ترقی دینے والا تمام جہانوں کا ہر حیثیت جب جس جس کو چاہا پیدا کیا اگرچہ تمام مخلوق ازل کیطرف منسوب ہے۔ مگر اس کا ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی ہے۔

فانی کے معنے ہیں فنا کیطرف منسوب۔ اور فنا تغیر کا نام ہے۔ ہر چیز متغیر مخلوق ہے اور ہر مخلوق ہر وقت فنا کیطرف چل رہی ہے جیسے فرمایا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۲۷

اور اگر ازلی کے معنے کسی کے نزدیک غیر مخلوق چیز کے ہوں تو ہمارے نزدیک بلکہ کل عقلمندوں کے نزدیک وہ ذات بابرکات مستجمع جمیع صفات کاملہ کا نام ہے زمانہ کا ہر جزو پیدا ہوتا اور فنا ہی ہوتا ہے۔

روح ہر ایک ذی روح کی اسکے بدن کی ایک حد تک تیار ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے نہ خود بخود پیدا ہوتی ہے کہ اسوقت کسی گناہ کی بو کے ذریعہ ماں کے پیٹ میں کسی بچہ کے لئے داخل ہو جاوے

اور نہ ازلی بمعنی غیر مخلوق ہے۔ اگر ازلی بمعنی غیر مخلوق ہے یا ازلی بمعنی قدیمی مانی جاوے۔ تو بعض اشیاء اللہ تعالے کی صفت قدم اور غیر مخلوق ہونے میں شریک بھی ماننی پڑینگی۔ اور اللہ تعالے وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہے وَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ اور بعض اشیا خدا تعالے کے مانند ماننی پڑینگی۔ صفت قدم اور غیر مخلوق ہونے میں اور اللہ تعالے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔ ۲۵ ہے یعنے اوس جیسے صفت میں بھی کوئی شے نہیں یعنے اگر بفرض محال کوئی شے اللہ تعالے کی مثل بھی فرض کر لی جاوے تو اوس مثل کی مثل بھی کسی صفت میں کوئی شے نہیں۔ اور بعض اشیاء اگر غیر مخلوق فرض کی جاویں تو اللہ تعالے کی صفت خالقیت ناقص ماننی پڑیگی اور اللہ تعالے خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۲۴ ہر چیز کا خالق ہے اور عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱ اور سرب شکتیمان ہے۔ غرض اللہ تعالے کی بہت سی صفات ناقص اور ادہوری یا بیکار ماننی پڑینگی۔ بلکہ سب سے بڑھکر یہہ مشکل پیش آویگی کہ اگر تمام ارواح نیکی میں ایسی ترقی کر جاویں کہ کوئی گناہ بھی نکریں تو پھر پرمیشر صاحب کا معًا دیوالا نکل جاوے اور تمام اشیاء جنپر جبراً قبضہ پاکر تناسخ کے چکر میں دیکر اپنی رونق اور شغل یا خدائی بنائے بیٹھا تھا۔ وہ سب کے سب اوس کے تصرف سے باہر ہو جاویں وَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَصِفُوْنَ غرض اللہ تعالے ہمیشہ ارواح کو پیدا کرتا رہتا ہے اور ارواح انسانی کو اللہ تعالے نے ابد کے لئے بنایا ہے جیسے اللہ تعالے اہل جنت کی نسبت فرماتا ہے وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۤءَ رَبُّكَ عَطَاۤءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۱۲

یعنے نیک لوگ ہمیشہ ہمیشہ ابدالآباد تک جنت میں رہینگے (پھر دوام غیر متناہی کے بیان کیلئے فرمایا) جب تک اوس جنت کے آسمان و زمین (یعنی خود وہ جنت جو وہ بھی دائمی غیر فانی ہے) رہینگے۔ مگر جو چاہا تیرے رب نے (یعنے جو قبل دخول جنت زمانہ گذر گیا وہ مستثنےٰ ہے) یہہ اللہ تعالے کی عطا (جنت کا ملنا) کبھی بھی منقطع اور ختم اور موقوف نہیں ہوگا۔ اور ایک جگہ فرمایا۔ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۱۴ یعنے وہ جنت ایسا ہے کہ جو اوس میں داخل ہوگا وہ اس سے کبھی بھی نہیں نکالا جاویگا۔ جیسے مکتی خانہ سے نکالے جانے کا اعتقاد آریہ کا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ تعالے سے زیادہ کسی کی سچی بات نہیں اور اللہ تعالے انعام کے وعدہ میں کبھی بھی خلاف نہیں کرتا) یعنے یہ بڑی پختہ بات ہے۔ کہ اللہ تعالے کسی نعمت کو جو کسی قوم کو انعام کرتا ہے خود بخود بلا وجہ نہیں بدلتا جبتک کہ وہ قوم اپنی حالت کو خود نہ بدلے۔ اور جنتیوں کے اعمال کی نسبت فرمایا ہے کہ لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۲۷ یعنے جنت میں جنتی لوگ کوئی لغو بیفائدہ کام نہیں کرینگے۔ اور گناہ جو نقصان والی چیز ہے وہ تو بطریق اولے نہیں کرینگے یہہ تو آریہ کے مکتی خانہ کا ہی خاصہ ہے کہ باوجود کروڑوں اربوں سال تناسخ کے چکر کہا کر جب ارواح قابل مکتی خانہ کے ہو جاویں پھر انکا پرمیشر ایسا شتر کینہ ہے کہ اون کے نکالنے کے لئے ایک بہانہ رکھ لیتا ہے یعنے انکو ما تر انکا گناہ انکے نکالنے کے لئے باقی رکھ لیتا ہے برخلاف اس کے اللہ تعالے جنتیوں کی نسبت انعامات بڑھاتے اور جنت میں اور اور ترقیات دینے کا وعدہ فرماتا ہے۔ اور ساتھ ہی جنتیوں کی دوام غیر منقطع کے ثبوت کے لئے دلیل بیان فرماتا ہے۔ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۱ جنتیوں کی دعائیں یہ ہونگی کہ وہ اللہ تعالے کی تنزیہ اور تسبیح کرتے رہیں گے اور باہمی ملاقات میں ایک دوسرے کو سلامتی کی خوشخبری دینگے اور جب انکو انکی تسبیح تنزیہ الٰہی کرنے پر اور اور انعامات اور ترقیات ملینگے تو اسپر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف اور شکریہ بجا لاینگے جس نے انکو ادنےٰ درجہ سے ترقی دیتے دیتے وہاں تک پہونچایا جسکو وہ رای العین دیکھ رہیں اور رب العالمین کہنے سے آیندہ ترقیات و انعامات کی بھی درخواست کرینگے۔ و نیز اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ۱۳ اگر میرے پہلے انعامات کی قدر کرو گے تو میں انعامات اور ترقیات کو بڑھاتا رہوں گا۔ غرض اس قسم کی آیات قرآن مجید میں بہت ہیں جن سے جنتیوں کا دوام غیر منتہی پایا جاتا ہے اگرچہ دوام روح انسانی کے آریہ بھی قایل ہیں مگر وہ ارواح کو چکر کے عذاب میں دیکر دوام کے قایل ہیں۔

(۳) رحیم و عدل۔ جب کوئی راستی اور سچائی سے قانون قدرت اور شریعت کے مطابق کام کرتا ہے اسکو وہ انعام دیتا ہے اور کسی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ یہی معنے ہیں رحیم اور عادل کے۔

حکیم فضل دین از قادیان

مراسلت

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ (پ۱۷)

ایک نادان اور متعصب آریہ اپنی نادانی کیوجہ سے آیت ممدوحہ بالا پر اعتراض کرتا ہے۔ کہ داؤد کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو خدا نے مسخر کیا کہ اسکی پاکی بیان کریں تسبیح کیلئے انسانوں کو اس کے ساتھ مسخر کیوں نہ کیا جو اسکی جنس اور جنکی تبلیغ کیلئے اسے مامور بنایا اور اگر اس کے لئے ایسی تسخیر منظور تھی تو پھر پہاڑ اور پرندوں کی تخصیص کی کیا وجہ ہے کیوں بحار اور اشجار اور سباع اور وحوش کی تسخیر کو مستثنےٰ رکھا گیا یہ چیزیں بہ نسبت پہاڑ اور پرندوں کی ابکم اور غیر ناطق نہیں جو وہ قابل تسخیر نہ ہوئیں۔

تعصب کا خدا ستیاناس کرے یہ ایک ایسی بلا ہے جس سے انسان باوجود بینا ہونے کے نہیں دیکھتا اور شنوا ہونے کے نہیں سُنتا اور دانا ہونے کے نہیں سمجھتا تعجب ہے کہ قرآن کریم جس کا ہر ایک شعشعہ صداقت سے پر اور جس کے ہر ایک بیان صداقت پر قانون قدرت کے بین ثبوت اور خدا تعالے کی روشن اور کہلی کتاب کی سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں متعصب اور نادان معترض کو ایسے صداقت بھرے بیان پر کیسے کیسے اعتراض سوجتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ ہر ایک اعتراض جو قرآن کریم کے کسی بیان پر کیا جاتا ہے گو سچائی کے بے محل اور بے وجہ مقابلہ سے من وجہ مذموم ہے مگر من وجہ مذموم نہیں بھی کیونکہ قدرت نے اس زمانہ کو قرآن مجید اور فرقان حمید کی صداقتیں اور دقیق در دقیق صداقتیں ظاہر کرنے کیلئے مقرر فرمایا ہے اور ان باریک صداقتوں کے ظاہر ہونے کا ذریعہ اور واسطہ معترضین کا وجود اور ان کے اعتراضات ہی ہیں معترض لوگ قرآنی آیات پر کوئی ایسا اعتراض یا جرح نہیں کرتے جسکے نیچے سے عجیب اسرار اور علمی صداقتوں کا ذخیرہ برآمد نہیں ہوتا۔ اس لئے معترضین کے وجود کو بھی ہم اچھا ہی خیال کرتے ہیں اب ہم آیت ممدوحہ پر جو اعتراض کیا گیا ہے

(۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

کم بگردد تابش خورشید اگر
در بدخشان لعل سازد سنگ را

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا - گاہے بنگاہ

بحضور فیض گنجور کرامت ظہور موفور السرور والنور حضرت اقدس جناب معلی القاب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام -

بعد از آداب تسلیمات والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ التماس ہے کہ خادم کو عرصہ گیارہ سال سے مشرف ہونے زیارت فیض بشارت کا عزم بالجزم ہے اور اسوقت بذریعہ نیاز نامہ کے التجا ہے - کہ براہ توجہ بندہ نواز این گمنام مسمی قادر بخش ولد منشی غلام حیدر مرحوم و لپسر م محمد علی بعمر تین سالہ بیعت میں منسلک فرماکر از اوراد و وظائف مرحمت فرماوین تاکہ مداومت کرکے رضامندی رب الرحیم کی حاصل ہوجاوے - اور شر مفسدان سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین ثم آمین - والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ نیاز مند قادر بخش ولد منشی غلام حیدر مرحوم قوم قریشی معروف جھنڈا ساکن لسکانیوالہ تحصیل لیہ ضلع میان والی حال ملازم

ملتمس بقلم خود - یہہ عریضہ .... پرچہ الحکم و بدر مین درج فرمایا جاوے - تو عین مہربانی ہوگی -
۱۴ - مارچ ۱۹۰۶ء

(۴)
بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلیٰ حضرت جناب والا شان امام زمان مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود فداہٗ روحی

الحمد للہ رب العالمین و نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم - بعد از سلام سنت الاسلام واضح رائے عالی یاد - کہ یہ خاکسار چند ایام سے حضور کی قدمبوسی کا از حد مشتاق ہے - اور حضور کے مامور من اللہ ہونے پر یقین واثق رکھتا ہے - بلکہ دیگر الفاظ مین خادم ہونے کا مدعی ہے - مگر اپنے گناہوں کے باعث بقول ع

زان کہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

یہہ بھی کہنا گستاخی خیال کرتا ہون - گو بشرط زندگی انشاء اللہ الرحمن خاکسار عنقریب خدمت بابرکت مین حاضر ہونے کا ارادہ رکھتا ہے - تاہم چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہین - خاکسار کی دلی خواہش ہے کہ بذریعہ عریضہ ہذا اپنے عقائد کا اظہار کرکے اللہ جل شانہ کے روبرو آنجناب گواہ گذاراون تاکہ آخرت مین منکرون سے علیحدہ رکھا جاؤن

اول یہہ کہ مین اس امر پر ایمان رکھتا ہون - کہ حضرت عیسےٰ ابن مریم فوت ہوچکے ہین - جیسے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام -

دوم یہہ کہ اس امر پہ ایمان رکھتا ہون - کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث کہ دجال آئیگا - پوری ہوچکی ہے - اور کوئی دجال آنا باقی نہین رہا - جسکے پیشانی پہ کفر لکھا ہوگا -

سوم یہہ کہ مسیح موعود و مہدی مسعود کی بابت جو احادیث آئی ہین - وہ بھی پوری ہوچکین - اور حضور کو یہہ مرتبہ اللہ تعالیٰ نے دیا - اور کوئی مہدی نہین آئیگا -

چہارم یہہ کہ اسلام اپنی خوبصورتی سے پھیلا ہے اور بزور شمشیر نہین پھیلا -

آخر مین گذارش ہے - کہ بموجب احکام حضور اسوقت تک کہ قبر مین جاؤن - حتی الامکان دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا -

آرزو ہے کہ حضور اس خاکسار کے واسطے دعا فرماوین - کہ دین و دنیا مین مسلمانون کی مقبول جماعت مین داخل رہون - آمین -

اور بیعت مین داخل کرنے کا شرف اس احقر کو بھی بخشین - ع - گر قبول افتد زہے عز و شرف - زیادہ آداب -

اگر حضور پسند فرماوین - تو میری عین آرزو ہے - کہ میرا یہ عریضہ لفظ بہ لفظ درج اخبار الحکم و بدر ہونیکا حکم دیا جاوے - تاکہ شاید کسی دوسرے کے واسطے موجب ہدایت ہو - کیونکہ آخرت سخت ہے -

عارض

خاکسار محمد افضل ساکن بٹالہ ولد شیخ میر محمد قوم ککے زئی - حال کلرک خزانہ وانون جنوبی وزیرستان

ندوۃ العلماء کا نیا دور اور اسکا جلسہ سالانہ

ندوۃ العلماء پر اس تھوڑی ہی مدت مین تین دور گذرے ہین - ایک اسکا آغاز جو اس زور و شور کا تھا جسکے غلغلہ سے دفعتاً تمام ہندوستان گونج اٹھا - دوسرا انڈل (عہد ظلمت) یہ دور اسوقت سے شروع ہوتا ہے جب جناب مولوی سید محمد علی صاحب (سکرٹری ندوہ) اپنے ضعف و ناتوانی کی وجہ سے ندوہ کی خدمات سے علیحدہ ہونے لگے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ باوجود عام اصرار کے اپنے عہدہ سے مستعفی ہوگئے تیسرا دور ۱۹۰۵ء سے شروع ہوتا ہے جبکہ اراکین کو یہ حالت دیکھکر سخت بیچینی پیدا ہوئی معتمد دار العلوم نے ترک تعلقات کرکے خود ندوہ مین سکونت اختیار کی دفتر شاہجہان پور سے اٹھ آیا مصارف جو آمدنی سے بہت زیادہ تھے گھٹا کر داخل کے قریب قریب کردئیے گئے نصاب مجوزہ جسپر اتبک عمل نہین کیا گیا تھا جاری کردیا گیا - انگریزی زبان بطور سکنڈ لینگویج کے لازمی کردی گئی

مقامی ارکان مین مولوی محمد نسیم صاحب وکیل اور مولوی ظہور احمد صاحب کا اضافہ ہوا - شملہ اور لکھنؤ ڈیپوٹیشن گیا - اور کامیاب آیا - اور سب سے بڑھکر یہ کہ جناب معلی القاب سرکار عالیہ ریاست بھوپال نے سرپرستی فرماکر چھ سو سالانہ کی مستقل رقم مقرر کردی -

ان حالات سے وہ عام افسردگی جو تمام ملک مین پیدا ہوگئی تھی کسیقدر کم ہونی شروع ہوئی - آس پاس کے مقامات کو ندوہ کی دوبارہ زندگی کا کچھہ احساس ہونے لگا - اور اسکی طرف امید کی نگاہین اٹھنے لگین یہانتک کہ گورکھپور اور بنارس مین جلسہ سالانہ کی تحریک شروع ہوئی اور بالاخر قرعہ فال بنارس کے نام پر نکلا جو ایک مشہور تاریخی مقام ہے - بنارس کی مقامی کمیٹی کے صدر انجمن مولوی محمد عمر صاحب وکیل اور سکرٹری مولوی مقبول عالم صاحب قرار پائے ہین - اول الذکر صاحب ندوہ کے ارکان انتظامی مین ہین - اور مولوی مقبول عالم صاحب ایک نہایت نیک طینت اور دیندار آدمی ہین اور جس سرگرمی اور ذوق سے وہ جلسہ کی تیاریان کر رہے ہین اس سے بڑی بڑی امیدین پائی جاتی ہین -

اس جلسہ مین ندوہ کی تعلیم و تربیت کا نمونہ پیش کیا جائیگا ندوہ کی تعلیم کے جو انتہائی مقاصد ہین ان کے ظہور کا تو ابھی وقت نہین آیا - اس کے لئے کم از کم ابھی آٹھہ دس سال درکار ہین لیکن اس جلسہ مین اس بات کا تجربہ ہوسکیگا - کہ ندوہ کی تعلیم کو اور تمام مدارس پر کیا ترجیح ہے - ندوہ کے طلباء عام مجالس مین علمی اور اخلاقی مضامین پر عمدگی سے تقریر کرسکتے ہین - فلسفہ جدیدہ سے انکو کسی حد تک واقفیت ہے - علوم قدیمہ و جدیدہ کا وہ کچھہ کچھہ موازنہ کرسکتے ہین انمین عموماً وسعت نظر اور روشن خیالی پائی جاتی ہے - عربی زبان مین وہ مستعدانہ طور پر مضمون نگاری کرسکتے ہین -

ہم کو تمام بہی خواہان قوم اور خصوصاً ان لوگون سے جن کے دلمین ذرہ بھی مذہب کا درد ہے امید ہے کہ ضرور اس جلسہ مین شریک ہونگے - کیونکہ تمام ہندوستان مین یہی ایک تعلیمگاہ ہے جو اپنے اصول کے لحاظ سے بالکل ایک جدید چیز ہے - اور اگر اسکو وسعت اور ترقی دیجائے - تو وہ مسلمانون کے ہر درد کی دوا ہوسکتا ہے - جلسہ ۱۴ اپریل سے ۱۶ - اپریل تک رہیگا - ندوۃ العلماء کے دوستون اور ہمدردون کو اس سال معمول سے زیادہ انتظار کی برداشت کرنی پڑی ہے - مگر خدا کا کام حکمت سے خالی نہین انشاء اللہ تعالیٰ یہ انتظار بھی دیر آید درست آید کا مصداق ہوگا - امید ہے کہ دور دور سے علماء کرام اور مشائخ عظام اس جلسہ مین رونق افروز ہونگے - اور یہ جلسہ گذشتہ جلسون سے بھی باعتبار عظمت و شان کے فائق ہوگا -

مہینون کے بعد سال مین صرف ایک ہی ایسا موقع آتا ہے جسمین بکثرت علماء اور روساء ایک جگہ مجتمع ہوتے - اور ایک دوسرے کی ملاقات اور مبادلہ خیالات سے محظوظ و مستفید ہوتے اور اپنی تجویزون سے مدد دیتے -

اس جلسہ مین ایک خاص بات یہ ہوگی کہ دار العلوم کی تعلیم و تربیت کا نمونہ پیش کیا جائیگا اور تشکر کار جلسہ کو اسبات کے جانچنے کا موقع ملیگا - کہ طلباء دار العلوم کو دیگر مدارس کے طلباء پر کن چیزون مین فوقیت حاصل ہے -

دوسری چیز جو تمام جلسون سے خاص مزید ہوگی وہ یہ ہے کہ کتب قدیمہ فرامین شاہی اور قطعات وغیرہ کی نمائش اس جلسہ کے ساتھہ کھولی جائیگی - رؤساء بنارس نے اپنی مہربانی سے ہماری راحت کے سامان مہیا کرلئے ہین اور ریلوے نے دور دور کی مسافتین نزدیک کردی ہین کسی قسم کی روکاوٹ نہین صرف توجہ درکار ہے - تا سال دیگر کہ خورد و زندہ کہ ماند - اس جلسہ کی ظاہری عظمت اور باطنی اثر و حلاوت کا اندازہ کچھہ وہی خوب کرسکتے ہین جو اسمین شریک ہوچکے ہین اور انہون نے بزرگون کی زیارت کو کفارہ گناہ خیال کیا ہے - لہذا تمام مسلمانون سے التماس ہے کہ وہ اس جلسہ مین ضرور شریک ہون اور اس موقع کو غنیمت سمجھین ؎

صائبا عمر عزیز است غنیمت دانش
گل بے خیر کہ تو اتی ببر از میدانش

جن حضرات کو تشریف لانا ہو ایک ہفتہ پیشتر اپنی روانگی کی اطلاع دین - جناب مولوی مقبول عالم صاحب - بی اے - ایل ایل بی - وکیل بنارس کی خدمت مین تاکہ استقبال و قیام کا پہلے سے مناسب انتظام کیا جائے امید ہے کہ سال گذشتہ کی طرح اس سال بھی افسران ریلوے کرایہ آمد و رفت مین تخفیف فرمائینگے ہمارے پاس جسوقت اسکی اطلاع موصول ہوگی ہم اسیوقت اسکا اعلان کردینگے -

(راقم ارکان ندوۃ العلماء)

مجربات نور الدین (جلد اول)

حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب نبی طبیب شاہی ریاست جمون و کشمیر کے نام نامی اور آپکی طبی قابلیت سے کون واقف نہین صاحب ممدوح کے کل مجربات کو سلسلہ وار چھاپنے کا انتظام کیا گیا ہے چنانچہ پہلی جلد چھپ کر تیار ہوگئی ہے صرف ٹائیٹل پیج باقی ہے - اس کتاب مین امراض کا سلسلہ سر سے شروع کیا گیا ہے اول ہر مرض کا نام پھر اسکے اسباب - [illegible] علامات - پھر اسکے ہر قسم کے مجرب علاج بتلائے گئے ہین اور طرز ایسا رکھا گیا ہے کہ معمولی سمجھ کا آدمی بھی نفع اٹھا سکتا ہے - اس قسم کی کتاب ہر گھر مین ہونی چاہئے اور چند آنون کے خرچ سے ہر وقت ایک طبیب آپکے پاس مشورہ کے لئے رہیگا جو لوگ طبی مذاق [illegible] رکھتے وہ بھی اس کتاب کو حکیم الامۃ کی قابل [illegible] تصنیف سمجھکر اپنے پاس رکھین قیمت جلد اول [illegible] محصول ڈاک ۱۲ / الحکم کے خریدارون سے مع محصول ڈاک [illegible] مفتی فضل الرحمن ایڈیٹر طبیب حاذق قادیان کو طلب کرو

چشمۂ مسیحی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار سے زیادہ معجزات ہوئے ہیں اور پیشگوئیوں کا تو شمار نہیں مگر ہمیں ضرورت نہیں کہ ان گذشتہ معجزات کو پیش کریں۔ بلکہ ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہوگئی اور معجزات نابود ہوگئے اور ان کی اُمت خالی اور تہیدست ہے صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین اُمت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرت عزت موجود ہے اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان تصدیق رسول اللہ اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز میں مشرف ہوتا ہوں اب ہوشیار ہو جاؤ اور سوچ کر دیکھو کہ جس حالت میں دنیا میں ہزارہا مذہب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو کیونکر ثابت ہو کہ وہ درحقیقت منجانب اللہ ہیں آخر سچے مذہب کے لئے کوئی تو مابہ الامتیاز چاہئے اور صرف معقولیت کا دعویٰ کسی مذہب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ معقول باتیں انسان بھی بیان کر سکتا ہے اور جو خدا محض انسانی دلائل سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہے بلکہ خدا وہ ہے جو اپنے تئیں قوی نشانوں کے ساتھ آپ ظاہر کرتا ہے۔ وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کے ثبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدا کی مہر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ تا معلوم ہو کہ وہ خاص خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے سو یہ مذہب اسلام ہے۔ وہ خدا جو پوشیدہ اور نہان در نہان ہے اسی مذہب کے ذریعہ سے اس کا پتہ لگتا ہے اور اسی مذہب کے حقیقی پیرو پر وہ ظاہر ہوتا ہے۔ جو درحقیقت سچا مذہب ہے۔ سچے مذہب پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور خدا اس کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں جن مذاہب کی محض قصوں پر بنا ہے وہ بت پرستی سے کم نہیں ان مذہب میں سچائی کی روح نہیں ہے اگر خدا اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اگر وہ اب بھی بولتا اور سنتا ہے جیسا کہ پہلے تھا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ اس زمانہ میں ایسا چپ ہو جائے کہ گویا موجود نہیں اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو یقیناً وہ اب سنتا بھی نہیں گویا اب کچھ بھی نہیں سو سچا وہی مذہب ہے کہ جو اس زمانہ میں بھی خدا کا سننا اور بولنا دونوں ثابت کرتا ہے غرض سچے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے۔ خدا شناسی ایک نہایت مشکل کام ہے دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کا کام نہیں ہے جو خدا کا پتہ لگا دیں کیونکہ زمین و آسمان کو دیکھ کر صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ترکیب محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہئے مگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے اور ہونا چاہئے اور ہے میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے پس اس وجود کا واقعی طور پر پتہ دینے والا صرف قرآن شریف ہے جو صرف خدا شناسی کی تاکید نہیں کرتا بلکہ آپ دکھلا دیتا ہے اور کوئی کتاب آسمان کے نیچے ایسی نہیں ہے کہ اس پوشیدہ وجود کا پتہ دے۔

مذہب سے غرض کیا ہے!! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دور رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنم ہے جو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگا اور اصل مقصود اس راہ میں یہ ہے کہ اس خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو اور پھر پوری محبت ہو۔ اب دیکھنا چاہئے کہ کونسا مذہب اور کونسی کتاب ہے جس کے ذریعہ سے یہ غرض حاصل ہو سکتی ہے انجیل تو صاف جواب دیتی ہے کہ مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے اور یقین کرنے کی راہیں مسدود ہیں اور جو کچھ ہوا وہ پہلے ہو چکا اور آگے کچھ نہیں مگر تعجب کہ وہ خدا جو ابتک اس زمانہ میں بھی سنتا ہے اور اس زمانہ میں بولنے سے کیوں عاجز ہو گیا ہے کیا ہم اس اعتقاد پر تسلّی پکڑ سکتے ہیں کہ پہلے کسی زمانہ میں وہ بولتا بھی تھا اور سنتا بھی مگر اب وہ صرف سنتا ہے مگر بولتا نہیں ایسا خدا کس کام کا جو ایک انسان کی طرح جو بڈھا ہو کر بعض قویٰ اس کے بیکار ہو جاتے ہیں امتداد زمانہ کی وجہ سے بعض قویٰ اسکے بھی بیکار ہو گئے اور نیز ایسا خدا کس کام کا کہ جب تک ہتکڑی سے باندھ کر اسکو کوڑے نہ لگیں اور اس کے منہ پر نہ تھوکا جائے اور چند روز اسکو حوالات میں نہ رکھا جائے اور آخر اسکو صلیب پر نہ کھینچا جائے تب تک وہ اپنے بندوں کے گناہ نہیں بخش سکتا۔ ہم تو ایسے خدا سے سخت بیزار ہیں جس پر ایک ذلیل قوم یہودیوں کی جو اپنی حکومت بھی کھو بیٹھی تھی غالب آگئی۔ ہم اُس خدا کو سچا خدا جانتے ہیں جس نے ایک مکہ کے غریب بیکس کو اپنا نبی بنا کر اپنی قدرت اور غلبہ کا جلوہ اُسی زمانہ میں تمام جہان کو دکھا دیا یہاں تک کہ جب شاہ ایران نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے اپنے سپاہی بھیجے تو اُس قادر خدا نے اپنے رسول کو فرمایا کہ سپاہیوں کو کہدے کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ ایک طرف ایک شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ رومی کا ایک سپاہی اسکو گرفتار کرکے ایکدو گھنٹہ میں جیلخانہ میں ڈالدیتا ہے اور تمام رات کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ اور دوسری طرف وہ مرد ہے کہ صرف رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا اس کے مقابلہ پر بادشاہوں کو ہلاک کرتا ہے۔ یہ مقولہ طالب حق کے لئے نہایت نافع ہے کہ

یار غالب شو کہ تا غالب شوی۔ ہم ایسے مذہب کو کیا کریں جو مردہ مذہب ہے ہم ایسی کتاب سے کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو مردہ کتاب ہے اور ہمیں ایسا خدا کیا فیض پہنچا سکتا ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اپنے خدائے پاک کے یقینی اور قطعی مکالمہ سے مشرف ہوں اور قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں اور وہ خدا جس کو یسوع مسیح کہتا ہے کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس نے مجھے نہیں چھوڑا اور مسیح کی طرح میرے پر بھی بہت حملے ہوئے مگر ہر ایک حملہ میں دشمن ناکام رہے اور مجھے پھانسی دینے کے لئے منصوبہ کیا گیا مگر میں مسیح کی طرح صلیب پر نہیں چڑھا بلکہ ہر ایک بلا کے وقت میرے خدا نے مجھے بچایا۔ اور میرے لئے اُس نے بڑے بڑے معجزات دکھلائے اور بڑے بڑے قوی ہاتھ دکھلائے۔ اور ہزارہا نشانوں سے اُس نے مجھ پر ثابت کر دیا کہ خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ اور میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنے جیسے اُس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اسکی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ اُن سے زیادہ۔ اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جسکے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جسکو دنیا نہیں جانتی ہم نے اُس خدا کو اسکے نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اُسی نبی کی برکت سے کھولا گیا۔ اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ ہم نے اُس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے۔ اور ہم نے اُس نبی کا وہ مرتبہ پایا۔ جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔ مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعویٰ کیا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اُس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بڑھ کر بھی ہو سکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں یہ کفر ہے میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا چیز ہے۔ کفر خود تمہارے اندر ہے اگر تم جانتے کہ اس آیت کے کیا معنے ہیں کہ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم تو ایسا کفر منہ پر نہ لاتے۔ خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسُول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو۔ اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر لازم ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو کہ کیونکر ایک سچا مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے شناخت ہو سکتا ہے پس یاد رہے کہ وہی سچا مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرے مذاہب میں صرف انسانی کوششیں پیش کیجاتی ہیں گویا انسان کا خدا پر احسان ہے جو اُس نے اُس کا پتہ دیا۔ مگر اسلام میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک زمانہ میں اپنی انا الموجود کی آواز سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے جیسا کہ اس زمانہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا۔ پس اُس رسُول پر ہزاروں سلام اور برکات جس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو شناخت کیا۔ بالآخر میں دوبارہ افسوس سے لکھتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا اُخت ہارون ہونا آپ پر بد اثر ڈالتا ہے۔ میری نگاہ میں آپ کی بہت ناواقفیت ظاہر کرتا ہے اس بیہودہ اعتراض پر پہلے علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے

وطن کی تجاویز کا انجام

میرے مکرم شیخ صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ - مارچ کے ریویو میں ایک مختصر سا نوٹ وطن کی تجاویز اور اسکے انجام کے متعلق لکھکر مینے یہ خیال کیا تھا کہ اب آیندہ کے لئے یہ ورق بالکل الٹ چکا ہے - اور مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت پیش نہ آئیگی مگر اخبار وطن کے ۱۶ مارچ کے پرچہ میں ایڈیٹر صاحب نے بہت کچھ نیش زنی کی ہے جسکے متعلق میں مختصرا کچھ لکھتا ہوں - سب سے پہلے مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب نے ۹ - مارچ کے پرچہ میں یہ لکھا کہ بہت سے چندے اعانت کے براہ راست قادیان گئے ہیں جسکے جواب میں مین نے اخبار پڑھتے ہی ان کو خط لکھا کہ جن چار یا پانچ آدمیوں کیطرف سے وطن کی تحریک کے بعد ہمین اعانت کا چندہ پہونچا ہے - انہوں نے وطن کی تجویز یا تحریک یا ئی ترتیب کا ہرگز ذکر نہیں کیا اور اسلئے یہ بات بالکل غلط ہے کہ وطن کی تحریک پر براہ راست قادیان چندے پہونچنے شروع ہو گئے - اور اگر کسی نے اس خیال سے بھیجا بھی ہو جسکا ذکر انکے خطوط میں نہیں پایا جاتا تو ہم ان کی تحریر پر انکا چندہ فی الفور واپس کر دینگے اور مینے تو شروع میں ہی لکھدیا تھا کہ ہم ایسے لوگوں کے ایک پیسہ کو بھی حرام سمجھتے ہیں جنکو اس سلسلہ سے عناد ہے - ہاں بعض غیر احمدی احباب خود بخود یا بعض احمدی احباب کی تحریک سے پہلے بھی اس کار خیر مین حصہ لیا کرتے ہیں اور وہ وہ لوگ ہیں جنکے دل عناد سے خالی ہیں - اور ان کے دلوں مین کینہ نہیں اور وہ اس رسالہ کو اسکی موجودہ صورت مین باہر بھیجنا باعث ثواب سمجھتے ہیں - اس خط کا جواب مجھے یہ ملا کہ اس خط کے پہونچنے سے پہلے مین کچھہ لکھہ چکا ہون اور اب صرف ایک سطر بڑھا دی ہے مفصل پھر لکھون گا - جب ۱۶ - مارچ کا اخبار آیا تو اس مین بہت کچھہ زہر اگلا ہوا تھا - اور اسبات پر بھی بہت زور دیا ہوا تھا کہ رقوم وصول شدہ واپس کی جاوین اور شرعاً اور انصافاً انکو کسی غیر احمدی کا پیسہ نہیں لینا چاہئے حالانکہ مینے مولوی انشاء اللہ خان صاحب سے کبھی ایک پیسہ نہیں مانگا - بلکہ خود انہوں نے ہی بار بار التجا کی تہی کہ کوئی صورت ایسی نکالی جاوے کہ اس نیک کام مین جو احمدی قوم کر رہی ہے دوسرے لوگ بھی شامل ہوسکیں - تعجب ہے کہ مولوی انشاء اللہ صاحب کو اپنے کسی دوست کے ایک دو چندے یاد آ گئے اور اذا فات الشرط فات المشروط لکھکر بہت کچھہ واویلا کیا گویا ہم انکے ہزارون روپے کہا گئے تھے - یہہ کسقدر افسوس ناک امر ہے کہ مولوی محمد انشاء اللہ خان صاحب بحالیکہ اس سے خوب آگاہ تھے کہ ہم ایک منٹ کے لئے بھی اور ایک پیسہ بھی لینا نہیں چاہتے تھے اور اگر کوئی ایسی رقم ان شرائط کیساتھ آئی تو اسکی واپس کرنے کو از خود آمادہ تھے پھر انہین ایسی تحریک کی کیا حاجت - اور ضرورت تہی مجھے زیادہ تر افسوس اسبات پر ہے کہ ۱۶ - مارچ کے اخبار مین خود نیش زنی کر کے مولوی انشاء اللہ صاحب نے میرا خط جو ان کو ۱۲ - مارچ کو یا اس سے پہلے پہونچ چکا تھا نہ ۱۶ مارچ کے پرچہ مین درج کیا اور نہ ۲۳ - مارچ کے پرچے مین - کیا چالاکی سے کوئی انسان سچا بن سکتا ہے - باقی رہے ان کے کسی دوست کے چندے میرے خیال اور علم مین کوئی چندہ انکی تحریک پر نہین آیا کیونکہ مینے تو دفتر کے موصولہ خطوط سے ہی نتیجہ نکالنا ہے ہان پرائیویٹ طور پر اگر کسی نے ان کو کچھہ کہا ہو تو اسکا مجھے علم نہین - انہوں نے تو یہان تک ہی بس کی ہے مین انکو اجازت دیتا ہون کہ وہ مخالفت مین بھی جو چاہین لکھین کہ یہ رسالہ بالکل خرید کرنے کے قابل نہین اور جن لوگون نے اسے خرید لیا ہے وہ واپس کر دین اور چاہین تو جسطرح مولوی محمد حسین بٹالوی نے براہین احمدیہ کے ریویو مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو منجانب اللہ مان کر (دیکھو اشاعت السنہ) پھر یہ کہدیا تھا کہ ۱۸۸۸ء تک تو آپ منجانب اللہ تھے لیکن بعد مین مفتری بن گئے اسی طرح مولوی انشاء اللہ صاحب بھی لکھدین کہ ۲۸ - فروری تک تو یہ رسالہ ایسا ہی تھا جو رائے اسکے متعلق وہ ۸ فروری کے پرچہ مین دے چکے ہین کہ "یہہ رسالہ بڑے پایہ کا رسالہ ہے اسکی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتی ہے جیسی کہ اس زمانہ مین درکار ہے اسی لئے ہم نے جاپان اور امریکہ مین بھیجنے کے لئے اسکو تجویز کیا ہے" لیکن اب اسکی تحقیقات اسلام کے متعلق فلسفیانہ نہین رہی - اور اس لئے کسی شخص کو اسکے نزدیک نہین جانا چاہئے مین ان کو اجازت ہی نہین دیتا بلکہ ان کو کہتا ہون کہ وہ ضرور ایسا لکھدین اور پورے زور سے اس سلسلہ کی مخالفت کرین اور پھر دیکھین کہ کیا وہ اسکا کچھہ بگاڑ سکتے ہین - مینے تو پہلے ہی لکھدیا تھا - کہ خدا کا سلسلہ کسی کا محتاج نہین - اور نہ ہم کسی سے مدد مانگتے ہین - ہم اس غیور امام کے پیرو ہین جسنے یہ لکھدیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مال کا کوئی حصہ اس سلسلہ کے لئے وصیت کرے اور بعد مین مرتد ہو جائے تو گو اس کے مال پر قانونی طور پر قبضہ بھی کر لیا گیا ہو تاہم ہماری انجمن کا فرض ہوگا کہ اسکو واپس کر دے - "کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہین - اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے" مین بھی اسی غیور امام کا پیرو ہون اور اسیواسطے مینے مولوی انشاء اللہ صاحب کی تحریر کو ۹ - مارچ کے وطن مین پڑھتے ہی لکھدیا تھا .... کہ جس شخص نے وطن کی تحریک پر روپیہ بھیجا ہو وہ اپنا روپیہ واپس منگوالے مگر افسوس کہ ایڈیٹر صاحب وطن نے نہ معلوم کس مصلحت سے اس خط کو ابتک شائع نہین کیا - مین ایسے پیسون کے جانیکا ذرہ بھی غم نہین ہوسکتا - بلکہ خوشی ہے - اور ابھی قبل اسکے کہ کوئی شخص ایسا روپیہ ہم سے طلب کرے - میرے پاس یہ خط محمد عجب خانصاحب کی طرف سے پہونچ گیا ہے کہ جسقدر روپیہ اسطرح واپس کیا جاوے اس سب کو وہ پورا کرینگے - کاش یہ لوگ خدا کی ان عجیب نصرتون پر غور کرتے جو اس سلسلہ کے لئے ظاہر ہو رہی ہیں - مجھے اس خط کو پڑھ کر بہت خوشی ہوئی نہ اسلئے کہ چند پیسون کے چلے جانے کا کوئی فکر تھا - ہرگز نہین بلکہ مین خود ہی ضروری سمجھتا تھا کہ کسی معاند سلسلہ کا ایک پیسہ بھی ہمارے پاس نہ رہے - خوشی مجھے اس بات کی ہوئی کہ اللہ تعالے نے اس جماعت کے دلون مین کیسا عجیب ایمان پیدا کیا ہے اور کسطرح ایک سے ایک بڑھکر قابل رشک نمونہ اعانت اسلام کا دکھاتا ہے - اور پھر یہ کہ خدائے تعالے یہ نہین چاہتا کہ اس سلسلہ کو کسی رنگ مین بھی کوئی نقصان پہونچے - اب مین وہ خط درج کرتا ہون -

برادرم مکرم جناب مولوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جو نقد رقم جناب کو حسب تحریک ایڈیٹر صاحب وطن پہونچگئی ہے اور جسکی واپسی کا جناب نے وعدہ کیا ہے - اُس مجموعی رقم کی یادداشت ازراہ مہربانی میرے پاس روانہ فرما کر مشکور فرماوین - تاکہ مین وہ کل یا جزو رقم مذکور روانہ خدمت کرنے کی سعی کرون - اور اسطرح جو رسالہ جات غیر احمدیون کے نام سے جاری ہونیکو تھے - وہ بند ہوجاوین - کیونکہ غیرت وحمیت اسلام صرف ہمارے حضرت مسیح کے ساتھہ وابستہ ہے - غیرون کا ہدیہ خداوندکریم قبول نہین فرماتا - اسلئے خداوندکریم کا شکر ہے - کہ غیرون نے خود اپنی امداد کو واپس لیا - زیادہ نیاز

العبد آپکا تابعدار محمد عجب

از ٹوچی میرام شاہ

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء

یہہ تو ایک تھوڑی سی رقم کا سوال ہے - مین یہ بھی یقین کامل رکھتا ہون کہ جو دو سو پرچے کا وعدہ ایڈیٹر وطن کرتے تھے - خدائے تعالے اسکے عوض مین بھی دو سو سے بہت بڑھکر پرچون کی اعانت کرنے والے پیدا کر دے گا - اور مین سال کے اخیر پر مولوی انشاء اللہ صاحب کو بتادونگا کہ انکے دو سو پرچون کا چندہ نہ پہونچنا اشاعت اسلام کے لئے کسقدر مفید ہوا ہے - اس منحوس دو سو کی بجائے مین یقین کرتا ہون کہ ایک ہزار سے کم رسالہ باہر نہ جائیگا اور پھر ان کے بھیجنے والے وہ لوگ ہون گے جو سچے خلوص اور جوش حمایت اسلام سے یہ رسالے بھجوائین گے -

منجملہ مولوی انشاء اللہ صاحب کی نیش زنیون کے یہ ہے کہ وہ خطوط اور اخبار مین لکھتے ہین کہ راقم کے "حیرتناک تلون کیوجہ سے" یہ تجویز کالعدم ہوگئی - مین نہ چاہتا تھا کہ مولوی انشاء اللہ صاحب کی نیت کیطرف کوئی امر منسوب کرون مگر جب بار بار وہ حملہ پر حملہ کرتے ہین تو مین یہی لکھنے پر مجبور ہوا ہون - اصل الفاظ خواجہ کمال الدین صاحب کی تجویز کے یہ تھے کہ "ایڈیٹر اور دیگر مدیران رسالہ ہذا کا فرض ہوگا کہ آیندہ اسکے صفحات کو خاص دعاوی حضرت مرزا صاحب سے خالی رکھین - اور اُن مضامین سے انہین آراستہ کرین جو اسلام کے محبوب چہرہ کو دنیا کی نگاہ مین محبوب کر دکھلا دین" جو کچھہ مین اس سے سمجھتا ہون وہ تو یہی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے خاص دعاوی سے مراد انکا مسیح موعود اور مہدی معہود اور مجدد اور امام زمان اور خاتم الخلفاء ہونے اور مامور من اللہ ہونا اور خدا سے غیب کی خبرین پانا - اور دعاؤن کی قبولیت اور نشان اور خوارق کا دکھانا ہے اب مولوی انشاء اللہ صاحب جیسا اپنے آپ کو حامی دین اسلام اور اتفاق پیدا کرنے والا اور کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہونچانے والا ظاہر کرتے ہین - اگر واقعی ایسے ہی ہین تو وہ مجھے یہہ بتادین کہ پہلی تجویز اور دوسری تحریر مین جسمین تفصیل سے اور کھول کر بیان کر دیا گیا ہے کہ ہماری مراد دعاوی حضرت مرزا صاحب سے کیا ہے - کونسا فرق پایا جاتا ہے جسکی بنا پر انہوں نے اخبار مین اور پرائیویٹ خطوط مین مجھہ پر تلون اور عزم پر قائم نہ رہنے اور غیر استقلالی کے الزام لگائے ہین بلکہ مجھے تو جبتک ان کی طرف سے چندہ وصول نہ کر لیتا ہر وقت یہ اختیار تھا کہ کوئی نئی شرط داخل کرتا - کیونکہ اسکام کو مینے کرنا تھا اور اگر میری راہ مین کوئی دقت ہوتی تو بہر حال اس کے لئے کوئی راہ نکالنا تھا - باقی رہا اسلام کے محبوب چہرہ کو دنیا مین محبوب کر کے ...

انشاءاللہ صاحب یاد رکہین کہ شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اسلام کا محبوب چہرہ بغیر کسی ہی محبوب کرکے دکہلایا جا سکتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے وہ کم ازکم احمدی جماعت مین داخل نہین ہو سکتا۔ ہان اگر خواجہ صاحب یہ الفاظ کہہ دیتے کہ اسلام کے محبوب چہرے کو بھونڈا کرکے دنیا مین دکہلایا جادے تو شاید پہر مین مجبور ہوتا کہ مولوی انشاءاللہ صاحب کا یہ حق تہا کہ وہ دکہاتے کہ یہ باتین جو مینے لکہی ہین کہ اسلام زندہ مذہب ہے یا یہ امت خیر الامم ہے اور اسکے مجدد اور مصلح سب اسی امت مین سے ہونگے جیساکہ خدانے فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض۔ یا قرآن شریف تلوار کے ذریعہ مسلمان کرنے کی ہدایت نہین کرتا اور لا اکراہ فی الدین فرماکر غازی مہدی کے عقیدہ کی بیخکنی کرتا ہے۔ یا دجال سچ مچ کا ناخدا نہین ہے۔ اور نہ خدا کی سلطنت مین یہ اندھیر ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ساری خدائی صفات کا مالک بن بیٹھے اور جس فتنہ سے قرآن شریف بار بار ڈراتا اور جس کے متعلق تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمٰن ولدا فرمایا وہ عیسائیوں ہی کا فتنہ ہے۔ یا اور وہ باتین جو مینے کھول کر پیش کی ہیں کہ میرے عقاید ایسے ہین اور انہین کے مطابق لکہونگا۔ مولوی انشاءاللہ صاحب کا یہ حق تہا کہ وہ ثابت کرتے کہ یہ باتین قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف ہین یا ان سے اسلام کا محبوب چہرہ بھونڈا ہو جاتا ہے۔ بجائے اسکے کہ وہ کوئی دلیل دیتے ان لوگوں کی طرح جو کھسیانے ہو کر جو مونہہ پر آیا کہدیتے ہین۔ مولوی انشاءاللہ صاحب نے اپنے اخبار مین یہ لکہدیا کہ احمدیون کے نزدیک "قرآن و محمد کا اسلام مردہ اسلام ہے" لعنۃ اللہ علے الکاذبین۔ بیشک تم لوگون کے اسلام کو مردہ اسلام کہا تہا۔ کیونکہ تم قرآن شریف کے خلاف چل رہے ہو۔ قرآن شریف تو پنجوقتہ نماز مین کئی کئی بار یہ دعا پڑہنے کی ہدایت کرتا ہے کہ

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یعنے ہمین تو ان لوگون کی راہ پر چلا جنپر تیرے انعام ہوئے اور وہی انعام ہم پر نازل فرما اور تم کہتے ہو کہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا جو سب سے بڑی نعمت ہے دروازہ بند ہو چکا ہے۔ پس کیا ہم قرآن کے اسلام سے انکار کرتے ہین یا تم کرتے ہو۔ اور قرآن شریف فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم

الملٰئکۃ۔ اور تم اس سے انکار کرتے ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا اور تم کہتے ہو کہ ہمین کسی مجدد کی ضرورت نہین۔ اور قربانی کی پاک رسم کو دور کرکے حجاز ریلوی فنڈ کے لئے روپیہ جمع کر لینا کافی ہے۔

مردہ اسلام وہ ہے جو برکات سے خالی ہے۔ پس ہم تو یہ کہتے ہین کہ اسلام برکات سے خالی نہین اور دوسرے تمام مذاہب ان برکات سے خالی ہین۔ اور تم اسلام کو مثل دوسرے مذاہب کے برکات سے خالی قرار دیتے ہو۔ کیا یہی اسلام لیکر جاپانیون اور یورپ۔ امریکہ والون کے سامنے جانا چاہتے ہو۔

اور پہر یہ افترا آپ سلسلہ احمدیہ پر کرتے ہین کہ یہ لوگ قرآن اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلام کو مردہ اسلام کہتے ہین۔ مین ضروری نہین سمجہتا کہ مولوی انشاءاللہ صاحب کی سب باتون کا جواب لکہون۔ اور اس بحث کو جسے خدانے اپنے فضل سے ہی بروقت مٹا دیا ہے تازہ کرون۔ مگر مجھے یہ حق پہونچتا ہے کہ آخر یہ سب کچھ میرے تلون کی وجہ سے نہین ہوا بلکہ مولوی انشاءاللہ صاحب کی بزدلی سے ہوا۔ آپ کو اعلان کرتے ہی چارون طرف سے یہ صدائین آئین کہ آپ مرزائی ہو گئے ہین۔ شاید آپ کو اخبار کی فروخت مین کمی آنیکا فکر بھی لگا ہو۔ ۔۔۔ کہ ضمیمہ کے خیال کو ابھی چھوڑ دیا جاوے اور اصل رسالہ کی ترتیب ابھی بدل دیجاوے۔ کیا یہی قرار داد تہی۔ اس سے مولوی انشاءاللہ صاحب کی اخلاقی جرأت کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ اور جب مینے لکہا کہ ضمیمہ کے بغیر تو رسالہ کی صورت نہین بدلی جا سکتی کیونکہ یہی فیصلہ ہوا ہے اور ضمیمہ کے لئے ۔۔۔ اخراجات کثیر درکار ہین اسلئے جبتک ایک ہزار رسالہ کے چندون کا وعدہ نہ ہو ہم کوئی ترتیب نہین بدل سکتے تو اس کے جواب مین آپ نے لکہدیا کہ لوگ مجھے پہلے ہی مرزائی کہنے لگے ہین اور اب وہ اس تجویز پر یہ بدظنی کرینگے کہ احمدی جماعت نے روپیہ جمع کرنیکے لئے یہ راہ نکالی ہے۔ اس سے مولوی انشاءاللہ صاحب کے خیالات کا اندازہ لگ گیا۔ اور اسی لئے مینے کہول کر سب باتین لکہدیں۔ مولوی انشاءاللہ صاحب نے ایک کارڈ مین ۔۔۔ یہ بہی لکہا ہے کہ مینے سنا ہے کہ اس تجویز کے خلاف حضرت مرزا صاحب کے پاس بہت سی شکایتین احمدی جماعت کیطرف سے پہونچین۔ مین نہین سمجہتا آپ کو سننے کی کیون ضرورت پیش آئی مینے تو خود

کے طور پر ان خطوط کو خود ہی الحکم اور بدر مین شائع کردیا تہا اور ان کا جواب بہی لکہدیا تہا۔ اور پرائیویٹ خطوط مین بہی جواب لکہدیا تہا۔ آپ نے ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ کا الحکم تو ضرور پڑھا ہوگا کیونکہ اسپر آپ نے بہت کچھ نکتہ چینی کی ہے۔ اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس مین مینے کیا جواب دیا ہے۔ بہرحال مینے آپ کی طرح ان خطوط کا اخفا نہین کیا جو قوم کی رائے تہی اسکو پبلک کے سامنے کہول کر پیش کر دیا اگر مینے ڈرنا ہوتا تو مین بہی آپ کی طرح ان خطوط کا ذکر تک نہ کرتا۔ اور اگر آپ کو یقین نہ ہو تو آپ ایڈیٹران اخبار الحکم اور بدر سے دریافت کرلین کہ اپنی مخالفت کے ان خطوط کا شائع کرانیوالا مین ہی ہون یا کوئی اور آپ اپنے خیالات کو میری طرف کیون منسوب کرتے ہین۔ کیا آپ خیال کرتے ہین کہ جو کچھ مینے دوسرے خطامین لکہا جو آپنے ۹ مارچ کو شائع کیا ہے اسپر احمدی جماعت خوش ہوگئی ہے ہرگز نہین بلکہ بدر مین وہ میری تحریر چہپنے کے بعد بہی بہت سے خطوط آئے کہ ہم ہرگز پسند ہی نہین کرتے کہ حضرت مرزا صاحب کا ذکر رسالہ مین نہ ہو۔ اور ہماری غیرت اور حمیت ہرگز اسکو برداشت نہین کرسکتی کہ ہم اس قسم کی شرط کرکے کسی سے کچھ مدد لین۔ اور ہم خود رسالہ کو کافی تعداد ۔۔۔ کے لئے تیار ہین۔ بہرحال مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ مولوی انشاءاللہ خان صاحب نے خود ہی پہلے استعفا کی اور اصرار کیا اور خود ہی پہلے چندہ کو بند کردینے کا اعلان کیا۔ اور اسطرح پر اللہ تعالےٰ نے احمدی احباب کو از سر نو حمایت و اشاعت اسلام کا جوش دکہانیکا موقعہ دیا۔

مولوی انشاءاللہ صاحب نے یہ بہی اخبار مین لکہا ہے کہ احمدی سلسلہ کے ان عقاید کے ہوتے ہوئے دوسرے مسلمانون کا ان سے ملاپ نہین ہو سکتا۔ تعجب ہے کہ ۹ مارچ سے پہلے احمدی سلسلہ کے عقائد بھی آپ کو معلوم نہ تھے اور اگر آپ کو علم تہا تو پہر آپ ملاپ کے لئے ملتجی کیون ہوئے کیا کسی احمدی نے آپکی خدمت مین درخواست کی تہی کہ ہمارے رسالہ کو کچہہ مدد دین۔ مجھے مولوی انشاءاللہ صاحب پر افسوس ہے تو اسیات کا کہ وہ اپنی طبیعت کو جو شاید دوسرے لوگون پر حملہ کرنے کی عادی ہوگئی ہے ہمارے سلسلہ پر اور ذاتی طور پر ایسے حملے کرنے سے روک نہین سکے۔ جنکے کرنے کی انکو ضرورت نہ تہی۔ تعجب ہے کہ مولوی صاحب اسلام کے لئے یہہ

ضرورت سمجھتے ہین کہ اسے بدمعاشون کی بہی ضرورت ہے۔ حالانکہ اسلام پاک ہی اس سے کہ اسے کبہی بدمعاش کی ضرورت ہو۔ وہ تو ناپاکون کو پاک بنانے کیلئے آیا ہے۔ نہین مینے غلطی کی۔ تعجب کی بات نہین بلکہ یہ بالکل سچ ہے کہ جو شخص اسلام کے لئے موچی دروازہ کے گنڈون کی ضرورت سمجہتا ہے وہ خدا کے پاک سلسلہ کی ضرورت کو محسوس نہین کرسکتا۔ اور یہی لوگ اسلام کے مصلح بنکے ہوئے ہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

راقم محمد علی

حضرت مسیح موعود کی تازہ نظم

(پیشگوئی زلزلہ۔ از چشمۂ مسیحی)

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنیکو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
وہ جو ماہِ فروری مین تم نے دیکھا زلزلہ
تم یقین سمجھو کہ وہ اک زجر سمجہانے کو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسمان اے غافلو! اب آگ برسانیکو ہے
کیون نہ آوین زلزلے تقوے کی رہ گم ہوگئی
اک مسلمان بہی مسلمان صرف کہلانیکو ہے
کس نے مانا مجھکو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض و کین
زندگی اپنی تو ان سے گالیان کہانیکو ہے
کافر و دجال اور فاسق ہمین سب کہتے ہین
کون ایمان صدق اور اخلاص سے لانیکو ہے
جسکو دیکھو بدگمانی مین ہی حد سے بڑھ گیا
گر کوئی پوچھے تو سو سو عیب بتلانے کو ہے
چھوڑتے ہین دین کو اور دنیا سے کرتے ہین پیار
سو کرین وعظ و نصیحت کون پچتانے کو ہے
ہاتھ سے جاتا ہے دل دین کی مصیبت دیکھکر
پر خدا کا ہاتھ اب اس دل ٹہیرانیکو ہے
اسلئے اب غیرت اوسکی کچھ تمہین دکہلائیگی
ہر طرف یہ آفت جان ہاتھ پھیلانیکو ہے
موت کی رہ سے ملے گی اب تو دین کو کچھ مدد
ورنہ دین اے دوستو! اک روز مرجانیکو ہے
یا تو اک عالم تہا قربان اوسپہ یا آئے یہ دن
ایک عبد العبد بہی اس دین کو جھٹلانیکو ہے

یادگار کریم مفت منگاؤ

اخویم مجی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی چہاونی انبالہ نے سو جلد اور برادرم محمد حافظ صاحب ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی سرینگر کشمیر نے ۵۰ جلد اور خود انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ نے

اس کا جواب لکھتے ہین اور دکہاتے ہین کہ آیت موصوفہ کا بیان کیسا صحیح اور پر صداقت ہے مگر پہلے ہم اس بات کو بڑے افسوس سے ظاہر کرتے ہین کہ مخالفین جب کبہی اعتراض کرتے ہین انکا اعتراض ہمیشہ نفس مضمون اور نظام لفظی مین تفرقہ اندازی ہوتا ہے تدبر اور تفکر سے انہون نے کبہی کام نہین لیا کوئی آیت شریفہ جب کبہی انکے اعتراض کے نیچے آتی ہے تو اسکا ترجمہ اور مطلب کچہہ ایسے سانچے مین ڈہال لیتے ہین جس سے اس آیت کا مطلب دوسری آیات کے بالکل مخالف اور منافی ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم اختلاف اور تناقض تعارض کے عیب اور نقص سے بالکل پاک اور منزہ ہے۔

معترض کے بیان جرح کا ماحصل اگر دیکہا جائے تو دو چیزین ہین ایک یہ کہ پہاڑ اور پرندون کی خصوصیت تسخیر کی کیا وجہ ہے دوسرا یہ کہ غیر ناطق چیزون کی تسبیح کا کیا مطلب

سو واضح ہو کہ آیت ممدوحہ کا مطلب دو طرح پر ہے جس کی اصلیت اور اصل حقیقت ظاہر ہو تیسے اعتراض بالکل لغو اور باطل ہو جاتا ہے۔ آیت ممدوحہ مین سے لفظ الجبال اور الطیر قابل غور ہین جنکی حقیقت کہلنے سے تصفیہ طلب امر عین مطلب اور مراد کو پونہچ جاتا ہے سو جاننا چاہیئے کہ جبال جمع جبل کی ہے جسکے معنے کتب لغت مین یہہ لکہے ہین الجبل کل وتد للارض عظم وطال والجبل سید القوم وعالمھم یعنی جبل ہر ایسی میخ کو کہتے ہین۔ جو علاوہ جسمی بڑائی کے طوالت بہی رکہتی ہو اور زمین کی مضبوطی اور استقامت کیلئے خاص ہو دوسرے یہ کہ جبل قوم کے سردار اور عالم کو بہی کہتے ہین اسی بنا پر عرب مین دستور تہا۔ کہ وہ اپنے لڑکون کا نام جبل بہی رکہدیتے تہے چنانچہ حضرت معاذ بن جبل جو ایک جلیل القدر صحابی تہے۔ آپکے والد کا نام جبل ہی تہا۔ اور جیسے زمین کی مضبوطی اور اس کے امن کا ذریعہ زمینی میخین یعنے پہاڑ ہوتے ہین۔ اسیطرح سکنائے زمین کے دفع شر و فساد اور ان کے امن اور آرام کا ذریعہ امیرون اور بادشاہون کا وجود ہوتا ہے جو سید القوم ہوتے ہین گویا زمین کی دوسری مضبوطی کیلئے یہ دوسرے پہاڑ ہین۔

دوسرا لفظ الطیر ہے جسکا اطلاق واحد اور [illegible] فردون پر ہوتا ہے مگر اسجگہ برعایت لفظ جبال [illegible] الطیر کا اطلاق ہی جم[illegible] مناسب معلوم ہوتا ہے طیر پرندون کو کہتے ہین اور الطیر مین الف لام خصوصیت کا ہے جو ان پرندون کیطرف اشارہ کرتا ہے جنکی نسبت دوسری جگہ والطیر محشورۃ آیا ہے یعنے وہ پرندے جو داؤد کے ساتہہ تسخیر کیلئے اکٹھے کئے گئے۔ اب ہم بدین لحاظ کہ لفظ جبال سے سردار اور عالم لوگ مرادلین۔ الطیر محشورہ سے مراد مناسبت کیوجہ سے جبال کے معنون کے مطابق لینگے اور جیسا کہ وصف جبل کی مشارکت اور مناسبت سے جبل کا اطلاق جبلی وصف لوگون یعنے سردارون اور عالمون پر کیا گیا ایسا ہی طیر کا اطلاق ہم مناسبت کیوجہ سے طیر صفت لوگون پر کرینگے اور اس سے مراد وہ لوگ لینگے جن مین طیر کی صفت پائی جائے۔ اور چونکہ بادشاہون کے انتظام سلطنت کیلئے ارکین مملکت دو طرح کے ہوتے ہین ایک وہ جبال کیطرح ہر وقت بادشاہون کے حضور دربار شاہی مین قایم اور حاضر رہتے ہین دوسرے وہ جو ممالک مین انتظامی امور کو سرانجام دینے کے لئے طیر یعنے پرندون کیطرح ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل و حرکت مین رہتے ہین اسلئے قسم اول کے سردارون اور عالمون کو الجبال اور قسم دوم کو الطیر کہا گیا۔ اب آیت کا ترجمہ یہہ ہوا کہ ہمنے داؤد کے ساتہہ ایسے سردار اور عالم لوگ بہی مسخر کئے تہے۔۔ جو ہر وقت دربار مین حاضر رہتے تہے اور ایسے بہی جو ملکی انتظام کے لئے افسران لشکر و فوج اور محافظان حدود سلطانیہ کیصورت مین باہر رہتے تہے۔ اور وے سب کے سب بمع داؤد کے ہماری تسبیح بیان کرتے تہے یعنے وہ اپنے کامون سے یہ ظاہر کرتے تہے کہ خدا تعالے ہر ایک عیب اور نقص سے پاک اور منزہ اور اپنی ذات صفات اور افعال مین واحد لاشریک ہے اب بتلاؤ کہ ایسی صاف صحیح اور سیدھی بات پر جو ایک واقعہ صحیحہ کو ظاہر کرتی ہے۔ کیا اعتراض آسکتا ہے۔ افسوس ایسے نادان اور احمق لوگون پر جو اپنی غباوت طبع اور بلادت ذہن کیوجہ سے سیدھی اور صاف بات کو الٹا سمجہہ بیٹہتے ہین اور اپنے توہمات سے کچہہ کا کچہہ ظاہر کرتے ہین۔ کیا نادان معترض کو اتنا بہی معلوم نہین کہ کلام مین استعارات بہی ہوتے ہین اور قرآن کریم کے طرز بیان مین تو استعارات کا حصہ اکثر پایا جاتا ھے۔

کیا جبال اور طیر دو انسانی گروہون کا ہی نام نہ تہا جو داؤد کے ساتہہ جو انکی جنس اور انکا رسول اور بادشاہ تہا الٰہی تسخیر سے مسخر ہو کر خدا کی تسبیح اور تقدیس کرتے تہے۔ اور اگر لفظ جبال اور طیر کو حقیقت پر بہی حمل کیا جائے تو بہی آیت کا مطلب صاف اور صحیح ہے اور ہمین ہمارے حضرت مسیح موعود کیلئے ایک پیشگوئی ہے جو بلفظہ پوری ہوئی اور وہ اسطرح کہ خدا تعالے کی سنت جاریہ اور عادت مستمرہ مین سے یہ ایک اٹل قانون ہے کہ جب وہ اپنے کسی رسول کو لوگون کی ہدایت اور اصلاح کے لئے بہیجتا ہے تو رسول کے زمانہ رسالت کے دو حصون مین سے پہلے حصہ مین اپنی علمی صفت کے اظہار سے تبلیغ کا کام جمالی رنگ مین ظاہر فرماتا ہے اور جب لوگو نپر علمی تبلیغ سے کماحقہ اتمام حجت ہو جاتی ہے اور سعید اور شقی لوگ علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہین تب شریر النفس اور ظالم طبع لوگ حسد اور بغض و عناد کیوجہ سے آگ بگولہ ہو کر بہڑک اوٹہتے ہین اور رسولون کو بمع انکی جماعت کے سخت سخت تکالیف سے کچلنا چاہتے ہین۔ اور طرح طرح کی مکاریون اور بد تدبیرون سے انکی ہلاکت کے درپے ہو جاتے ہین اور ان کے پاک سلسلہ کو انواع و اقسام کی کوششون سے نابود کرنے کے لئے ناخنون تک زور لگاتے ہین اور رسولون کا صبر بمع جماعت انتہا تک پونہچ جاتا ہے۔ اسوقت اللہ تعالے اپنے اس وعدہ کو جو اس نے اپنے رسولون کی نسبت اپنی پاک کتاب مین بیان فرمایا ہے یاد فرماتا ہے اور وہ یہہ ہے۔ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون اور ایک جگہ فرمایا کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ یعنی ہماری یہ بات اپنے مرسل بندون کیلئے پہلے سے ہی ٹہیک طور پر قرار پا چکی ہے کہ وہ منصور اور غالب ہی رہین گے اور ضرور ہی ہمارا گروہ غالب رہے گا۔ اور پہر فرمایا کہ خدا نے اس امر کو ہمیشہ کیلئے اٹل قانون کیطرح مقرر فرما دیا ہے کہ مین اور میرے رسول ہی غالب رہین گے۔ اور اسوقت زمانہ رسالت کا دوسرا حصہ جو جلالی رنگ کا ہوتا ہے رسولون کی نصرت کے لئے شروع ہو جاتا ہے جسمین بڑے بڑے جلالی نشان ظاہر ہوتے ہین جنسے مخالفون اور دشمنون کی سرکوبی اور ہلاکت اور ماموررون اور رسلون کی شان شوکت اور صداقت ظہور مین آتی ہے اور یہ وہ زمانہ ہوتا ہے جس مین مخالفون کے الزامات تکذیبیہ سے رسلون کی بوضاحت بریت ظاہر ہوتی ہے اور ان کی وجاہت کا نشان اظہر من الشمس چمک اٹہتا ہے اور یہی وہ زمانہ ہوتا ہے جسمین رسولون کو اس معزز خطاب سے یاد کیا جاتا ہے وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۔ جیساکہ اس زمانہ مین یہ کامل نمونہ اور نقشہ ظہور مین آیا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود مرسل یزدانی حضرت احمد قادیانی اس زمانہ کی اصلاح کیلئے مامور کئے گئے اور ظاہر ہے کہ پہلے آپنے اپنے زمانہ رسالت کے پہلے حصہ مین علمی تبلیغ سے جمالی رنگ مین اتمام حجت فرمائی اور جمالی نشانون سے اپنی تصدیق کو ظاہر کیا لیکن جب شریر النفس لوگ اپنی شرارتون مین بڑہ گئے اور دیدہ دانستہ حق کو کچلنے لگ گئے۔ تب خدا تعالے نے آپکی نصرت کیلئے جلالی زمانہ کی بہار کو دکہلایا۔ اور جلالی نشانون سے دشمنون کو مغلوب کیا اور آپکی نصرت کا یہ سلسلہ اسیطرح اب تک جاری ہے طاعون جو نہایت قہری رنگ کا عالمگیر نشان ہے ظاہر ہوئی جیساکہ پہلے سے کہا گیا تہا کہ مسیح موعود کیوقت مخالفون کی سخت تکذیب اور تکلیف دہی پر طاعون ظاہر ہو گی۔ ایسا ہی کئی دفعہ خسف الارض کا نشان ظاہر ہوا۔ اور اسی طرح سلسلہ زلازل بہی ابتک شروع ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہان سب نشانون سے طاعون اور نشان زلازل اظہر من الشمس نشان ہین۔

۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ جس سے لاکہون مکان گر گئے اور ہزارہا آدمی ہلاک ہوئے اور کئی پہاڑ ہل گئے اور پہٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ یہ جلالیت کا نشان کوئی چہوٹا سا نشان نہ تہا بلکہ یہ وہ نشان ہے جسکے ظہور سے توحید حق کی ایک عظیم الشان تجلی ظاہر ہوئی کیونکہ کانگڑا کا پہاڑ جسکو جوالا مکہی کہتے ہین اور اہل ہنود کا بڑا معبد بلکہ معبود تہا جس کیوجہ سے اہل ہنود کی پرستش اور طرز عبادت کا طریق ایک بہاری اور مضبوط شرک کیصورت مین جو حضرت حق سبحانہ تعالے کی تسبیح اور تقدیس کے بالکل خلاف تہا اس عظیم الشان زلزلہ سے ٹکڑے ہو گیا۔ جس سے گویا ایک شرک خانہ کی بنیاد بیخ سے اوکہڑ گئی جسکے اوٹہنے سے توحید کا نور پیدا کیونکہ پہاڑ نے الٰہی تجلی اور خشیت سے اپنے باطل پرست عابدون پر خشوع اور تضرع کے ساتہہ خدا کی تسبیح اور تقدیس کو ظاہر کیا اور چونکہ مامور من اللہ کی بعثت کا اصل مقصود توحید کو ظاہر کرنا ہی ہوتا ہے اسلئے مامور من اللہ اور آپ کی صداقت اور نصرت کے نشان بہی سب کے سب توحید نما ہی ہوتے ہین۔ جیساکہ حضرت مسیح موعود جو خدا کی وحی مین علاوہ اور نامون کے داؤد کے نام سے

بہی پکارے گئے اور جنکو علاوہ اور الہامات کے یا جبال اوّبی معہ والطیر کی وحی بہی ہوئی آپنے بہی توحید کو روشن کیا اور آپ کے ساتھ پہاڑون نے بہی تسبیح کو ظاہر کیا جنہون نے دنی باطل معبودیت کو الٰہی تجلی اور جلال سے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اپنی عبودیت اور خدا کی معبودیت حقہ کا صحیح اقرار دکہایا۔ اب آیت ممدوحہ کا مطلب پیشگوئی کے رنگ مین وسخرنا مع داؤد الجبال یسبحن تک صاف ہوگیا۔ اور الطیر یعنی الطیر محشورۃ کا مطلب یہ ہے۔ کہ الطیر فاتح بادشاہون کے لئے علامات فتح ہے لیکن علامت ہے۔ اور جہان کہین یہ لفظ فاتح ملک کے متعلق بیان کیا جاتا ہے ان کی فتح کے لئے نشان کے رنگ مین بیان ہوتا ہے جیساکہ اس کے مطابق نابغہ ذبیانی نے بیان کیا ہے۔ وہو ہذا۔

اذا ما غدا بالجیش حلق فوقہ
عصائب طیر تہتدی لعصائب

یعنی جب وہ لشکر لیکر دشمنون پر چڑہتا تو پرندون کے غول کے غول دشمنون کی لاش کہانیکو جمع ہوجاتے۔ ایساہی ایک اور شعر ہے وہو ہذا۔

واین المفرلمن عاداہ من یدہ
والوحش والطیر اتباع لساریۃ

یعنے اس کے ہاتہ سے دشمنون کے لئے گریز کی کوئی جگہ نہین کیونکہ جب وہ چڑہائی کرتا ہے تو دشمنون کی لاش کہانیکو وحشی اور پرندے اسکی پیچہے ہوجاتے ہین۔ ایساہی خداتعالے نے نبی کریم کی ان نصرتون کے لئے جو آپ کو مدینہ طیبہ مین حاصل ہوئین انکی نسبت پیشگوئی کے طور پر سورۃ نحل اور سورۃ ملک مین جو کہ مکی سورتین ہین فرماتا ہے۔

الم یروا الی الطیر مسخرات فی جوّ السماء ما یمسکہن الا اللّٰہ ان فی ذالک لآیات للمؤمنین سورہ نحل

یعنی کیا وہ ان پرندون کے حالات پر غور نہین کرتے جنہین ہمنے آسمان کے جوّ مین قابو کر رکہا ہے ہم ہی نے تو انہین کر رکہا ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ انہین نبی کریم کے دشمنون کی لاشون پر چہوڑدین گے) مومنون کے لئے ان باتون مین نشان ہین۔ ایساہی سورۃ ملک کی آیت اولم یروا الی الطیر فوقہم صٰفّٰت کا یہ مطلب ہے۔ جو پیشگوئی کے رنگ مین ٹہیک وقوع مین آیا۔ اسیطرح یہ پیشگوئی ہمارے مسیح موعود علیہ السلام کیلئے وقوع مین آئی جبکہ حضرت مسیح موعود کے نشانون سے جلالی نشان ظاہر ہوئے۔ اور ہورہے ہین جنسے دشمنون پر مری پڑی اور ہلاک ہوئے۔ اور ہورہے ہین اور جنکے ہزارون ان کی لاشون کو پرندون نے کہا خصوصاً نشان طاعون جسنے ہر ایک بستی مین دورہ کیا۔ اور کر رہی ہے اور جسکے محل وقوع اور مقام ظہور پر مقامات ماؤفہ اور مکانات موبؤہ کے اوپر چیلون کے جہنڈ کے جہنڈ اور پرے کے پرے چکر لگاتے ہین جو حضرت مسیح کی نصرت اور فتح کا جلالی نشان ہے جس سے ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً کے مطابق فقرہ الطیر محشورۃ بہی پیشگوئی کیصورت مین صفائی کے ساتہ پورا ہوا والحمد للّٰہ علی ذالک ثم کذالک

اب اے نادان متعصب نکتہ چین ذرا آنکہ کو کہول اور دیکہہ کہ قرآنی آیات مین علمی اور قدرتی نشانون سے کیسی عجیب صداقتین ہین کیا آپ ایسی صداقتین اپنی الہامی کتب سے دکہا سکتے ہین۔ افسوس کہ آیت زیر نظر مین مین اپنی دماغی کمزوری کیوجہ سے جو مجہے عرصہ تک بیمار رہنے سے لاحق ہے پورا تدبر اور غور نہین کرسکا ورنہ مجہے پختہ امید ہے کہ ایک بیدار مغز اور زندہ دل انسان اس آیت کے عجائبات اور صداقتین کئی پہلو پر بیان کرتا۔

وصدق اللّٰہ فاق علمہ فوق کل ذی علم علیم۔

راقم غلام رسول احمدی از راجیکے ضلع گوجرانوالہ پنجاب

ریویو

تحفۂ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول ۔ یہہ ضخیم کتاب ۲۳۸ صفحون پر چہاپی گئی ہے وہی کتاب ہے جسکا ذکر سال گذشتہ مین الحکم مین ہوچکا ہے اسکے مصنف مشہور شیخ عبدالعزیز المعروف جگرمیا پرشاد سابق آریہ اپدیشک ملک برہما ہین۔ اس کتاب کی خوبی اور زبردست ہونیکا اس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ مصنف نے اسکے ساتہ تین ہزار دو سو روپیہ کا انعام رکہا ہے۔ یہہ پہلا حصہ ہے اور ایسی دو جلدین اور شایع ہونگی مصنف نے نہایت محنت اور قابلیت کے ساتہ اس کتاب کو لکہا ہے اور سب سے بڑہ کر جس امر کو قابل ذکر پاتا ہون وہ اسکا طرز تحریر ہے مصنف نے نہایت متانت اور تہذیب سے اسکو لکہا ہے وہ ان کی شائستگی اور تبدیلی مذہب کے بعد کے کمال کو ظاہر کرتا ہے اور ادہر جگہ مبارک شان کے اخلاق کا پتہ اس کتاب سے ملسکتا ہے میری رائے مین ہر مسلمان کے ہاتہ مین اس کتاب کا ایک نسخہ ہونا چاہئے قیمت صرف عصہ فی جلد ہے جو مصنف سے قاسمی پریس دہلی کی معرفت مل سکتی ہے اور ایساہی دفتر الحکم قادیان سے بہی یہ کتاب ملے گی۔

ترک ویدا زم حصہ دوم ۔ یہہ رسالہ بہی مصنف مذکور کا ہے ۲ر قیمت پر مصنف یا دفتر الحکم سے ملیگا۔

ورزش جسمانی حصہ اوّل ۔ الحکم کے ناظرین منشی اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی کے نام سے خوب واقف ہین یہہ رسالہ انہون نے لکہا ہے اور ۲ر قیمت پر مصنف سے مل سکتا ہے۔

پنجاب ریویو :۔ ارمان دہلوی نے یہہ ہفتہ وار اخبار لاہور سے شایع کرنا شروع کیا ہے اخبار کی عمدگی کے لئے ارمان دہلوی کا نام اسکے ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے کافی ہے اور پہر جبکہ وہ خود ہی مالک بہی ہون نمونہ کا پرچہ منگواکر دیکہو۔

ضیاء الاسلام مراد آباد ۔ ایک ماہواری رسالہ ہے جو مراد آباد سے شایع ہونے لگا ہے ۲ نمبر نکل چکے ہین۔ مسلمانون کو ایسے رسالون کے متعلق فیاضی سے کام لینا چاہئے۔ سالانہ قیمت عہ ہے۔

فیملی ڈاکٹر پنڈت ٹہاکر دت شرما دید لاہور نے ماہوار رسالہ جاری کیا ہے جس مین بچون اور مستورات کے علاج درج ہوتے ہین۔ اردو اور ہندی کے دو کالمون مین شایع ہوتا ہے قیمت عہ۸ سالانہ ہے۔

انتظام ڈاک اور قادیان کے مسافرونکو آرام

جیساکہ گذشتہ اشاعت مین درج کیا گیا ہے قادیان اور بٹالہ کے درمیان ڈاک بذریعہ یکہ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۷ء سے چلا کریگی اور چونکہ ڈاک کے یکہ کا اپنے مقررہ وقت پر بٹالہ یا قادیان سے چلنا یقینی امر ہوگا۔ اور اسکو سوارےون کا انتظار نہین کرنا ہوگا۔ اسلئے جو لوگ قادیان آتے ہین وہ اس یکہ مین آسانی کے ساتہ بلا انتظار مزید آجایا کرین گے کیونکہ بعض اوقات اکیلا شخص یکہ کرایہ کی وسعت نہین رکہتا۔ اور یکہ والے اسے دیکہہ اینٹہہ جاتے ہین یا سوارےون کے انتظار مین اسے گہنٹون انتظار کرنا پڑتا ہے حالانکہ وہ ایک ساعت بہی قادیان سے دور گذارنا اپنے لئے سخت ناگوار سمجہتا ہے ان صورتون کو مدنظر رکہہ کر اس یکہ ڈاک مین آنے والے مسافر بہت آرام پاوینگے۔ نہ انہین کرایہ کے لئے جہگڑنا پڑیگا اور نہ جلدی چلنے چلانے کے لئے کہنا ہوگا۔ بٹالہ سے یکہ صبح کو ۵ اور ۶ بجے کے درمیان چلا کریگا اور قادیان سے شام کو ۴ بجے کے قریب پس جو مسافرات کی گاڑی مین آئینگے وہ صبح کی ڈاک کے ساتہ قادیان آرام سے پہونچین گے اپنے آنے سے پہلے اگر آپ اطلاع دیدیا کرین تو سب سے زیادہ آرام ہوگا۔ کیونکہ اطلاع دہندگان کے لئے پہلے انتظام ہوگا۔

کسی صورت مین تین سے زیادہ سواریان نہ بیٹہہ سکین گی۔ کرایہ حسب ذیل ہوگا۔ مناسب موقعون اور صورتون مین اس نرخ مین کمی بیشی کا اختیار ہوگا لیکن وہ کمی بیشی بذریعہ اشتہار شایع ہوگی۔

فی سواری ٹانگہ راستہ بارش کیوجہ سے خراب نہو تو ۱۰ر خراب ہو تو ۱۲ر — ہر سواری کو ۱۵ سیر پختہ بوجہہ کی لیجانے کی اجازت ہوگی۔ زیادہ کے لئے فی من ۲ر چارج ہوگا۔

یکہ مین فی سواری راستہ بارش کیوجہ سے خراب نہو تو ۶ر اور بصورت خراب ۸ر بوجہہ کی وہی شرح ہوگی۔

بٹالہ سے بلٹیان منگوانے کی شرح

بلٹی ۴ سیر پختہ تک ہو تو ۴ر ۴ سیر سے زیادہ ۱۰ سیر تک ۶ر ۱۰ سیر سے زیادہ ۲۰ سیر تک ۱۱ر۔ ۲۰ سیر سے زیادہ ایک من تک ۱۲ر دو من سے زیادہ کی بلٹی نہین لیجاوے گی۔

اعلان

قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول مین وظیفے اس سال سے ملنے منظور ہوگئے ہین۔ اسلئے جو طالب علم اب تک اس کمی کیوجہ سے فائدہ نہ اٹہا سکتے تہے وہ اب فائدہ اٹہائین۔ اور چونکہ سال شروع ہے اسلئے جو طالب علم اب آجاوینگے انہین چندان نقصان نہوگا۔

شیر علی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ قادیان

ہندوستانی بچون کو

کمزور کردینے والی آب وہوا کے سبب سے بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اور اوائل عمر ہی سے انہین اپنی ننہی ننہی ہڈیون اور اعصاب کے بڑہانے مین مدد دینے کے لئے مقوی اور مُسمن دواء کی ضرورت ہوتی ہے

اسکاٹس املشن

مین بچون کی ہڈیان اور رگ وپٹھے بڑہانے کی قوت ہے وہ حسب دلخواہ ہے

استعمال کے چندہی روز بعد نتیجہ معلوم ہوجاتا ہے۔
ہاتہ سے نہین چہوا جاتا۔
فروخت کیلئے سب دوا فروشون کے ہان موجود ہے۔

اسکاٹ اینڈ براؤن لمٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن